

## اخبار احمدیہ

دو ۱۰۰ اوار پر دوست ۳۷ بجے حجاج برداشت خلیفۃ الائیہ ایم اللہ تعالیٰ بنیہ میں  
کی محنت کے متعلق اخبار افضلیہ سی شاخی خدا تعالیٰ کی پورت بلکہ کارکر  
اول وقت طبیعت بدینکن تھا لیے ابھی بنے خوب مسول کی بھی حصہ  
یر کے لئے تشریف لے گئے۔

اخبار جماعت فاس تو ۲۰۱۱ اوار میں ایک رسمی کورس کیمپ نے منتظر کی محنت  
کا ادارہ داہل برداشت لائے۔ آئیں

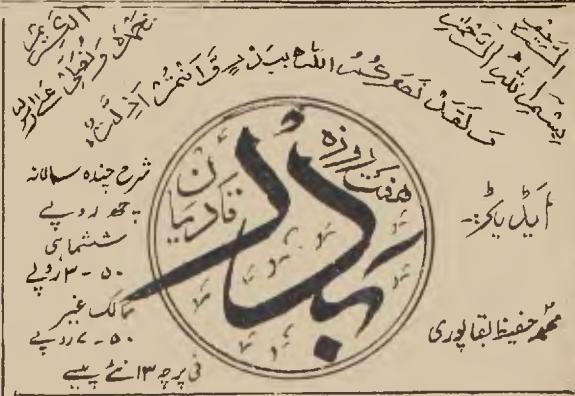
روزہ بردار پارچ آج ۲۸ بجے بیکھڑا وہ نے میڈیا کسی مکرم موادا بیان الدین صاحب شمس  
کی اقتداء یہی عذرا عزیز ادا کی۔ نماز حیدر کے پورہ بادخشت خلیفۃ الائیہ اللہ تعالیٰ نے ارز رو  
شلفت نہیں تھے سے جاہاب کو تصریح کیا تھا ابھی خلیفۃ الائیہ اللہ تعالیٰ نے ارز رو  
خوش بخت اور دوخشن اور در گفتہ دن بر کر کوں کوئی چوکر نہیں تھا اور حسٹہ اور جاہاب کو ایک  
قاید ایک افسوس ایک  
نکا ایک افسوس ایک

سادیکا کے سختی میں کو اپنیوں سے ترمی  
بیکھڑتی کے پردہ کام کے سلسلہ میں اس  
اہم کوئی کوہی بینٹھیں جائیں سالے  
احمدیہ جماعت میں کوئی اور کوئی اور  
لے اپنا کو ایک اہم اور مفید قدم  
چلنا پڑا۔ کوئی تو کمی بیکھڑتی کے مجموع  
کے ساتھ ایک بھاگیت سنتے ذہنے پہنچ

ہیں۔ تینک ایسے کہ یہ قدم بھی اس  
بیکھڑتی میں کوئی مدد نہیں ثابت بوجا  
مترم حمایہ ادا سعید نے جن  
مقید ریز سیم خواہات کی آزادار کے  
بوجا ہوں سے جاہات کی دوام تعلیمات  
اور پاسندی نازن ریزہ کے مشتعل خیز  
کی بیک انتسابت بھی پڑ کر لے۔ اور  
آئرس مند اور سکھ معاشریں کا شکریہ  
اوی ایک کوئی بھی ایک ایسا یادی  
غرضی کی تحریک جس خوبیت کو کے چاری  
خوش کو دوں دیکی۔

آخری محترم مردانہ عبد الرحمن صاحب ناظم  
ابیر جماعت نے بھی جماعت کی طرف سے  
سائز کا تکریب ادا کیا

بلد اور شاہزادہ کے بعد مدرسہ مسکارا  
انزان اور بارہ میں آئی ہوئے میانز کے  
ملادہ تاریخ کے مدرسہ کو جو خدا تعالیٰ  
اوی عالم کی طرف سے دعوت نے بھجوئے ہی  
کرتے۔ بزرگ مکملی میں بلے سے تو افسوس کی خدا تعالیٰ  
کی فعل سے تحریک میدہ بڑھ جیسا ایک ربانی کے  
ناظم مردانہ سلسلہ احمدیہ تاریخانہ



جلد ۱۱ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۷ء ۸ شوال ۱۳۶۸ھ نمبر ۱۱

## قادیانی میں

## عیں الفطر کی تحریک اور سرکاری افسران کی اس میں حضور

اسی عین الفطر کی تحریک پر موجود  
۹ میں سے ۱۲ کو درستہ احمدیہ میں ایک  
 مجلس اور مٹا وہ کارکر کام منعقد کیا  
گئی۔ مکرمی حکومت کی مدارس کے  
تھکت پیٹھی دی پسخندت کی طرف سے  
اس تحریک کو کامیاب بنانے میں تعاون  
کیا۔ چنانچہ ہناب پڑھو حمد، مخواہ  
سائیں تامین مقام ایں۔ ڈی۔ ایم۔ ٹرال  
رجاب ہانڈہ صاحب تحسیلہ اس بارے  
ناس طور پر اس تحریک بیرونی شالہ ہوئے  
نیز شرکت افسران صاحب کو ہر کوچک  
بھرپت سے شرکتیں بھی مدد و ہمدردی  
شاخ خداں طور پر تابعی ذکر کیں۔ اس نے  
ہوشی۔

۱۔ شری یہاں نام۔ ریتن  
۲۔ شری مسلمان طاڑ  
۳۔ شری ادم پر کاش۔ نصیحت  
۴۔ شری یوہا نا۔ خوش  
۵۔ شری کیشہ دا۔ غائق  
۶۔ شری ہر نام دا۔ سید رست

ان سب شعباء نے اپنے ارادہ اور  
پیغمبر اشور سے معاشریں کو منظر  
کی مخالفت اور مدرسہ اور اتفاق  
دریں بیان پاہی اکٹھادا اور اتفاق  
کی خود روت اور اہمیت کے حلقے  
درخواجی کیا۔

اکتوبر عمرم حاجیزادہ مردا  
و سیم احمد صاحب ناظر و خوت و  
تبیث نادیان نے تحریری کرنے کے  
ذرا بیک کل اخداد اور اتفاق کے پیش  
نیز حکومت سندھ میں بھی سہ واری  
کی تطبیم تام کرنے کے لئے ان  
سکھوں کے دریان پائے جاتے  
تھے کا ذکر نہیں اور میا۔ ۱۰  
اسی بات کا بھی ذکر کیا کہ سیاکڑ

## ہفتہ و صیمت ۲۸ مارچ

### صدر صاحبان سیکریٹریات اور سطحیون کرام تو جمیں

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایم اللہ تعالیٰ نے کالاں بیک پیمانہ بار کی گلزار اسی صیمت میں خلائق پر  
اس کے طبقان بیکاری نے اسی صیمت و دعیت ۲۴ تا ۳۰ مارچ ۱۹۷۴ء کی حضرت اور کے اسی صیمت میں خلائق پر  
خدیجہ زادہ سے دعوی است بیک کہ دعوی مقرر اور کے اسی پیمانہ کی تیاری میں صیمت دعیت کو کے مدرسہ کی  
تعاریف ایسا انشا کر کے کوئی کوئی نہیں۔ اور اس اصحاب جماعت پر دعیت کی اہمیت کو داعی کے مدرسہ کی  
بائے احمدیہ بھارت کی خدمت میں بھی بارہ بار ہے۔

سیکریٹری سیکریٹریات کا دعہ

کو ماہ نیسم کی ۲۰ ویں تاریخ تھی فروری تاریخ کے وقت بیشتر مجاہدین نے پانچ کو سجنی کی اٹھائی تھیں تا جو دن اور اس کے معاونات بیس ہوئے ملک پاکستان میں اسے جلد پیش کیا۔ پانچ کو گھریلوں اور دفتت کو پیش کیا۔ پانچ کو گھریلوں اور دفتت کو پیش کیا۔ پانچ کو گھریلوں اور دفتت کو پیش کیا۔

آخر آسمان پر مرمنز کو اولک ماہ کی مسلسل

روجہنست کو کام سماں سے بخوبی تھے کہ میراں کو پیش کر رہا تھا اس وقت زمین پر بھی مرمنز

تھے ایک اور سے کو کام جواب کی خواہ مبارک

کا تھوڑی سیش کیا اور ان کی دو صیاد بارگاہ

اب الہوت بیس احتشان ایش کو اڑی سے

بندت سے پر تھیں کھڑکی اور اپنی قربیت

سے اپنی اس حضوری عبادت کا سوچ دیا!

نذرارت تحلیم و ترسیت کی دلت سے مجھ کی

زندگی سمجھا تھا میں خان غیریہ ادا کے جانے

کا اعلان کر دیا گیا۔ چنانچہ احباب خاطر

سخت پیروزی کی انتہا ایں یہیں قویت میں

ستھنے پر کھڑے رہیں تو کامیاب

مقروہ سے تبلیب ہی سجدہ میں پرچم سے خوش

حضرت ایم صاحب مقامی مولانا عبد الرحمن

ساحب فاضل نے مندن طیلی پر خانہ خیر

پڑھا اور خطہ دیا جس میں اپنے ان

مقامیں پتوارویل سخنی اور درست کے اکابر

کے اسلامی طرقی میں وفات و فلسفہ اور دوسرے

پتواروں کے امیانہ کارکرکے اور فریضی

ناظمگاہ سے اس ان کی زندگی کی علمی تقدیم کیا

پیش اور عیش و هشتہ مولانا ہمیں پرکشی کے

نعتوں کی تالیف اور کوئی رہنمائی حصول میں نہ تھی

تباہ کریں ہاں کیا پیافت ہیں پریت ویچے اور

یعنی ہم پیونق ہے کہ ہم سال کے باقی ماہیں ہیں تو

ایک زندگی کو تشریف کیا ہے ایات کے مطابق بلا اذان

بیان نو انسان کے سے تعبید و تواتیر ہیں اور

ہماری ایک اندھہ زندگی کو سطہ لے کر مارا اسے خود

ماننا اور شکر اور کام کا ناجی کیا ہے اور وہ تو اسی

درستہ سکر پیونک کی پیافت کیا ہے اور کوئی

آئندہ ماہ کی اہمیت کیا ہے کہ ہمیں کوئی

پیش کیا تو نہیں دے۔ وہ مدنظر خوبی کی کیسی

قلمیں غاریب نہ خدا کو کوئی نہیں دیتے۔

وہی کامیاب

# قادیان میں درس القرآن کے اختتام پر جماعتی دعا

## عمر الفطر کی تقریب سعید

کوئے اپ کو ترکیم کے سماں اور مطلب

اسام بہ روزہ لرکھنے تلاوت ترکیم کیں ہیں

اسی طرز اپ اپنے شے اپنے الی دھیان اور

بیرونیہ تدریس و ادب کے لئے دعائی کریں کہ

اعلما فخریہ حبادت و اعمال حمد

کے بوجہ کو کافر بنی ایلہ اور جناب

تاجر بندوں کی دنامیں کوہری کوہری ہے اسی کے لئے بس

تبلیغ و مہمکاری ایضاً و معاشرت ایضاً کی رہن رہت

کمال میں اور قیمتی مزبور ایضاً کے لئے بھی

خلال میں اپ کے ساتھ ایضاً بھی شکریہ

کے۔ اس وقت جیب منوفہ ایضاً ہے اسی

عمر و محسوس کے سلسلہ قادر در قادیانیہ میں

ذرا کے خود ایسا کے خارج بندے اپنے بھائی

و خواستہ سیش کر رہے تھے اور آہ و بچا

کا بیان حکم تکمیل تکمیل پھیل پھیل

اور پسروز ملکہ ملکہ دہول کو اس کی طرف

ستہ بڑھ رہے تھے تاہم نے زیماں کی اس کے

خلاف پیروز کو سیچے ہے سیچے ہے دو دن دری

دعا ایضاً ملکہ ملکہ نے دو دن دری

کر سرہ الکف کے اختتامیں ایک اپنے احمد

مکمل نہیں۔ ازانی ملکہ ملکہ نے دو دن دری

درس ایضاً ملکہ ملکہ نے دو دن دری

دعا ایضاً ملکہ ملکہ نے دو دن دری

کے تین عاشق کر رہے تھے جو ۱۹۴۹ء وہ ملک

المدارک کو نذرالت تکمیل و تزیین کیلے

اصحاب حافظت اپنے آقا کے لئے دعائیں

کر رہے ہیں۔ پھر ملکہ ملکہ نے دو دن دری

عطا کیا کہ آغا کے لئے اس دو دن دری

وقت کیا باندھ رہی ہے تاحدور کیلے

قادیان ۸ روزہ رہنے والے مبارک

یہ ملادہ رہات کے وقت نہایت ملدوخ

یہ ترکیم کیلے دو رہنے کے حسب دستور

سابق اسلامی مسجد ایضاً قادیان میں ہے

نماز فرمہ دھر کے دریاں سارا ہے

باداک ترکیم کیلے کارہی رہنے کے طریقہ

کے جاتی رہی اس طریقہ یہ دو دن دری

جیسا کہ احباب کیام سماں نے ساتھ خالی

ہوئے دل ریوڑیوں میں بارگاہ میں ملادہ رہنے والے

منہ ایضاً ملکہ ملکہ نے دو دن دری

درس ایضاً ملکہ ملکہ نے دو دن دری

دعا ایضاً ملکہ ملکہ نے دو دن دری

کے تین عاشق کے ملکہ ملکہ نے دو دن دری

دعا ایضاً ملکہ ملکہ نے دو دن دری

کے تین عاشق کے ملکہ ملکہ نے دو دن دری

دعا ایضاً ملکہ ملکہ نے دو دن دری

دعا ایضاً ملکہ ملکہ نے دو دن دری

کے تین عاشق کے ملکہ ملکہ نے دو دن دری

دعا ایضاً ملکہ ملکہ نے دو دن دری

## عمر الفطر کی تقریب سعید

اسالی منہ دستانیں بیس مفرودی

کوہنارویہ تھا اسی میں دعا بارے ہے

## مکمل موہنی ملکہ ملکہ کے تھوڑی دعا کی تحریکیں

مکمل موہنی ملکہ ملکہ کے تھوڑی دعا کی تحریکیں

مکمل موہنی ملکہ ملکہ کے تھوڑی دعا کی تحریکیں

مکمل موہنی ملکہ ملکہ کے تھوڑی دعا کی تحریکیں

مکمل موہنی ملکہ ملکہ کے تھوڑی دعا کی تحریکیں

مکمل موہنی ملکہ ملکہ کے تھوڑی دعا کی تحریکیں

مکمل موہنی ملکہ ملکہ کے تھوڑی دعا کی تحریکیں

مکمل موہنی ملکہ ملکہ کے تھوڑی دعا کی تحریکیں

مکمل موہنی ملکہ ملکہ کے تھوڑی دعا کی تحریکیں

مکمل موہنی ملکہ ملکہ کے تھوڑی دعا کی تحریکیں

## خطبہ عبید الفطر

# اپنے قلوب میں محبتِ الٰہی کی پہنچ کاری پیدا کرو

## بھی وہ تخفیت سے جو انسان اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر سکتا ہے

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ الرسالۃ اربع الشافی بیدہ اللہ تعالیٰ اب نعمۃ العزیز رضا مودہ کا رجولانی نہیں یقان یا کہ ہاؤں کو کوٹ

سیدنا حضرت خلیفۃ اربع الشافی ایہ اللہ تعالیٰ نے بنفہ العزیز کا ایک غیر مطہر خلبہ عبید الفطر ہے جو احبابِ کلِّ عبادت پس پیش کیا جاتا ہے۔ اس خطبہ کا حوالہ صاحب الحادیون الغضیل ۱۹۵۶ء میں رشائی ہرگز محساً مصلٰ خطبہ مالث شائع ہیں ہرگز مطہر علیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و فاطمیہ ایسی ذمہ داری پر خلیفۃ الرسالۃ کو کہے

زیادہ سخت ان کی نظروں سے ادھلی ہو جاتا ہے۔ مثلاً یعنی لوگ ایسے ہوتے ہیں جو  
بس محبت اور قربانی پاٹی جاتے ہے لیکن وہ اپنی فرماداری عبادت کا مرچ اپنی بیسی پوچھتا  
لیتے ہیں۔ درستی طرف مانع ہی سوچیں لیکن ان کو توجہ و صراحتی ہرگز۔ اُن کی محبت  
کے سارے احساسات بسیار سخت ہوں گے جو یہی سارہ ہرگز اُن میں غم کے بذرات  
پائے جائیں گے اور وہ اس کے لئے تباہی بھی کریں گے۔ لیکن اگر ماں کراہ بھی ہوگی تو  
اُن کی محبت اور

## قربانی کا جوش

ان کے اندر پیدا ہیں بولا اور کئی بوگ ایسے ہوں گے کہ ان کے اندر اولاد کی محبت خود  
کے پاٹی جاتے کیلئے وہ دیکھا کر نہیں دیں کوئی پوچھنے لگے جی ہیں۔ وہ صرف اولاد کو  
اٹھا کر پھر سکے گے۔ پھر بھی اسے پس پیش کی جو بھی سختی سے خشید ہے جو برق کے اداہوں سے جلت  
ہے جیسی ہرگز۔ کوئی اپنے بھائیوں کو بخوبی بایا ہے۔ کوئی غالی محبت کو ایسی ترجیح دیتا ہے کہ وہ  
خاندان کی عزت کے لئے سب کچھ کر گزرتا ہے۔ وہ اس کے لئے مدرسون کو تکمیل کرنے  
سے بھی دریخ نہیں کریں۔ عزت بولوگ مجھے اپنی سرستے ہیں۔ اخلاقی اور فرمی کمزوری کا درجہ  
ان کی محبت اور قربانی کے احساسات میں بھی ایسا استھان پا جاتا ہے کہ کوئی بیک طرف زیادہ  
اُن کی بخوبی کا درکار کیوں نہیں۔ مدرسون میں ایسا یہ ہوتا ہے۔ اُن بھی کوئی کمال ہوں  
سکتے ہیں۔ آدمیوں میں ہیں تھیں

## تین آدمیوں کی ایک مشاہ

بڑا ہے۔ تین آدمی ایک سارا ڈی رہے لگز رہے۔ تین کو طوفان یا یہ بچا کر کوئی اور اپنے نہ  
خیال کی کوئی بھی کمیں نہ پڑا گر جاتے۔ دھنیوں ایک نار کے اندر کھس پھکانا  
ایسا ہوتا کہ وہ بھلیکی پھر پر پڑی اور وہ پھر دھنک کر خار کے منڈپ اور اور وہ اندر  
پہنچ ہو گئے۔ وہ پھر سبکدار ہوں گے اور مدد و نفع کرے۔ حس کا رہے ہے اسٹان اُن نہیں کے بھی کھد  
زخمی۔ پاہر ہوئے تو شاید بچا کرنے سے اُن کی نہیں ایک یاد رہتے۔ اب تینوں ہی کو گوا  
مر گئے۔ بکریوں کو اس خار سے علی رکنکے ہے کی گذرتے وہ کامیں درج ذمہ بھیں رہے۔  
اس کے سارے اخیار کی کوئی نہیں کیا ہے تاکہ وہ ان

## بچا کی کوئی نہ بیسیر

اخیار کر سکتا۔ تینوں بہت گبڑا تھے اسیں اسی کا نہیں کیا۔ اسی طرف گیلکا وہم دعا  
کریں اور ہم سے رہا۔ ایک ایسی کمی کی جو اس کے ذمہ میں بھی ہے اس کا کام  
رہے کر خاتما ہے۔ اسی خار کرے کے خدا اُنہیں نہے دیں۔ ایک محنہ تھی رہا کہ  
ناظر کی پس تو بھے محسان کردے اور بھج پر محروم رہے جو بھری بخارات کی کوئی صورت  
پیش کر دے۔ ان قیمتیوں سے ایک ایک نہیں کیا ہے۔ اس کا درج ذمہ بھی اس کے سارے اخیار کی کوئی نہیں

## خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی

اُن میں سے ایک نہیں کیا۔ اسے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی کوئی نہیں ہے۔ اسی دعا میں  
یا اسی میں ایک اپنی بھلیکی پیدا رہے۔ اسے بنا ہوں اور شام کو تھوڑا پیس بکران کا دھم  
دھوئے ہوں اور رہہ دھدھوئے جو پیٹا ہوں اور اپنے بیوی پوکو کو بیٹا بیٹوں۔ انہوں نے

تشہید تقدیز اور سورہ نازم کی تقدیز کے بعد فرمایا:-  
دنیا میں

## کی قسم کافیں

یارا جاگا کر کوئی تقدیز کی طبقاً یا قباق ہی۔ کوئی ایسے ہوتے ہیں جن کے دل استئن  
ہوئے ہوئے ہی کوئی نہیں رکھ سکتے۔ لیکن اور بدی اور ترقی اور تنشی کا ان کے دلوں پر کوئی  
اُنہیں پڑتا ہے اس کے لئے عید اور عزم میں گدڑتے ہیں۔ اگر وہ مکھیہ ہے تو وہ یہ ٹھوکی ہے  
کرتے کہ یہ ایسا محروم کے ہی اور اکٹھی ہیں تو وہ یہ عسوں پیش کرے کہ ایام عید کے لیے اُنہا  
یارا جاگا کر کوئی تقدیز کی طبقاً یا قباق ہی۔ کوئی ایسے ہوتے ہیں جن کے دل استئن  
ہوئے ہوئے ہی کوئی نہیں رکھ سکتے۔ لیکن اس کے دل استئن کے دلوں پر کوئی

چھمے یادے  
جس مچوٹے چھوٹے تھے۔ ہمارے لیکن بیرونی حضرت خلیفۃ اربع الشافی کے  
پاس علاحدہ کے سے تیس آیا کرتے تھے۔ میں ان دونوں حضرت خلیفۃ اربع الشافی کے سے رکھا تھا  
وہ نورت بلاد پرستی ملی جاتی تھی اور بلا جس در حقیقتی ملی جاتی تھی۔ حضرت خلیفۃ اربع الشافی  
رکھنے لگے۔ آدمیاں تھیں اس عورت کی بیماری سائی یہ سریش با کارہجہتے تھے۔  
بڑہ بڑہ ہیں جب طاغون پری تھے اس عورت کے موقیں اور رشتہ دار مگرے تھے۔ اسے خواب  
کر کے فٹا نہ تھا۔ بیوی اس طاغون میں کیا تیرا پس رہا۔ اس پرے تھوکتے سارے کرکٹے ملیں گئی۔  
بیراپ طاغون سے مر گی تھا۔ اس طاغون پرستی ملی جاتی تھا۔ جسے ٹھیک یاد ہوئی رہا۔ اس  
کے سفلی

## جب سوال کیا گیا

تو اس عورت نے پھر تفہیم کر کیا۔ میرا بھائی یا بھائی یا عویضیں میر گلکا ہے۔ تھیرے کے سفلی  
پر بچا ہے جو اس نے تفہیم کر کر جو اس دیا۔ بیوی بھی سر کیا ہے۔ بیوی اس کے سامنے کئے  
بھی نہ کیا۔ بیوی کو بات کر کے دوسروں سفر ٹھونک کر دیں اور مدد برداں آجاتا سڑھے ہیں۔ بیوی پھر دھن  
اس کی سریات میں رہتا ہے۔ اسی دھن جاتا ہے۔ وہ اس کی کافی تھی کرتے۔ بیوی دھن  
کی تھا۔ یہ تھوڑی سدھی پرستی ملکے اسی کھلکھل کر تھے۔ بیوی اس کا کام کر رہا تھا اور بھی روم پر مدد  
بہباد ہے۔ پھر سونوگ وہ اسے ہوتے ہیں۔ بھی تھوڑی سرستے ہیں اور مدد برداں کے سامنے  
سے ۵۰ اپنے بھت کو سنبھل پر مدد برداں استھان کر رہے۔ کوئی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے سنبھل  
ان کے سنبھل پر نکلنے ہی کیا اعلان فی غلیظیوں کا دھن سے بھر دی جو ہوتے ہیں۔ اس  
لئے ان کے

## جدیبات میں تفاوت

نذر اتائے ایک سفون کے اندر دھم اور غصب اور فحیب اور فوں پائے جا 2۔ ہی۔ وہ دھم  
موقتو پر رحم بھی کرتا ہے اور مصائب کے موقوف پر غصب بھی۔ لیکن بیعنی دھم

جانی۔ اور جب نکل میری بحاجت یہ میں جان سے میں نہیں بازیں کا۔ ان کے بھائی شے کے کیا پڑا  
بھی بھی خالی ہے میں بھری بیرونی مرف نگہ نکل رہ جاتی ہے میں جانی۔ زبان  
تو وار پر کے حصہ یہ ہے دل کے اندر نہیں اس لئے زبان باغ کے تاج پر تکیے سے  
انسان باتی کرتا رہتا ہے۔ اور لوگ دھوکا کھاتے رہتے ہیں۔ زبانی ایک بات کیتی  
ہیں لیکن دل اس کی بست کر اجنبی کرتا ہے۔ رسول کر مسئلہ اللہ علیہ وسلم نے زبان  
کلمہ الحکمة فذۃ المؤمن اخذہا حیث وحدہ ها۔ عین دھر فرمزیں  
کہ زبان سے بھی حکمت کی باتیں نکل جاتی ہے۔ لیکن موسیٰ کریم خالی نہیں کہا پائیں گے

### یہ حکمت کی بات

موسیٰ نے کہی ہے یا کافر خدا سے یہ سمجھنا چاہئے کہ میرا بھی بات اس کی بھیت ہے۔ اور  
جب میرا بھی بات اس کی بھیت ہے تو وہ جان بھیں بھی اسے ہے اسے اسے ماحصل کرنے  
کا کوشش کرے۔ یہ کیاں کی عقل کے بھیت کی بات الف نے کیں بھی بھیتے  
کیس یہ بھیت کی بات نہیں لینتا۔ تمہاری بھروسی کوئی درست غصہ پھیلیں دیتا ہے تو وہ تم  
دالیں سے بیٹے ہو۔ لیکن بھیت کا کلمہ جو اس سے بھروسی کو دیا رہا قیمت ہے وہ نہیں یعنی  
کلمہ الحکمة خذۃ المؤمن اخذہا حیث وحدہ ها۔ حکمت کی بات اگر اسے ان کی کامیابی  
کی بوجات ہو گئی ہے وہ موسیٰ کی بھیت ہے۔ بھیت کی بات اگر اسے ان کی کامیابی  
پاس سے بھی جائے تو وہ اُسے جوہراً نہیں کرتا۔ گویا جان بھی اسے کوئی بھیت  
ہے وہ سے لینا ہے۔

### یہ میں جب انگلیں نہ گیا

ترکی انگریز نے مجھے ایک کتاب بطور تحفہ دی۔ وہ کتاب کسی امریکی شاہزادہ کی  
لعلی۔ ایک دن ہم بیٹھے ہو گئے تھے میری ایک بیوی بھی بھروسی پاس نہیں۔ مجھے جان  
آنکھ کی نئے پیکا بھی بخدا کو تھوڑی تھوڑی ہے میں اسے پڑھی تو۔ جتنا کچھی یہی نئے  
وہ بھیت بھی۔ اس کافر کے من سے موتنا راستی علی ہوئی تھیں وہ شاخوں نکلیں  
اگلے جان کا نقشہ اس طرح پھیش کر گئے کہ گوا

### تیامت کا دن آگیا

ہے۔ اور دن اتنا لئے کے سارے سوال جواب ہو رہا ہے۔ کچھ لوگ خدا تعالیٰ کے  
سامنے آتے اور انہوں نے موتیوں اور بیرونی اور انہیں کوئی جو اس کے کھنڈوں  
یہ دال رہی۔ اسی طرح داد داد بھی کچھ نادی پیچزے بیان کر دیے ہیں اسکی ہے اسکی ہے  
کوئی شکریں کھڑی جو ان کی تیر سے پال تکھی بھی نہیں۔ میری باری اُسے کی تو قبیلے  
کو کب فحودوں کی آخیزی سارے کے سارے لوگ بھبھے کے کوئی

### محبھے آدار آئی

کہ آج یہ آئیں مدد اتفاقی کے عنصر حاضری اور اس کے تندوں میں دمدی  
ہوئی گرئی یہیں نے ہبہ اسے الشدید سے کیا سوائے ان چند اسنوں کے ادھی  
پچھی بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور انھیاں اور کہا میرا سے تین تھکھے  
آج کے یہ اسنوں بھی یہ کہ مکمل تھا جو ایک عیا لی خورت کے منے سے ملا۔  
ایک عیا فی کی خلوقت بھی خدا تعالیٰ نے ہبہ اسی پر دیا کی ہے۔ اسکی وجہ  
اس ساتھ اور بدیا باتے آزاد ہر کو خورت کا طرف دوتا ہے۔ اس بھبھے  
خورت کی طرف مبتا ہے تو وہ دیا ہی بارے قوب پڑتا ہے۔ میں ایک موسیٰ۔  
وہ خورت کے فور میں کوچھ ہتھا ہے اور ان نوڑوں کو سامنے لا کر کھدیتے ہے

مجھے یہ دادوڑی سے ۲۶۷ سال کے قریب لگندے گئے ہیں۔ مکار بھا اسی بات  
کا مجھ پر گرا اثر ہے کہ اسی عورت سے کیسی نصیحت بات بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ  
کے سامنے جو انسان کے تلقفات ہیں۔ وہ مقدم ہیں اور انہیں سقدم رکھا چاہیے  
انہوں ہے کہ اب بست کہاں ہیں جو انہیں سقدم رکھتے ہیں۔ یا حقیقی طور پر  
انہیں سقدم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

امد تھا لئے تران کیم جزا ہے۔ ان اللہ اشتغیل امن المأمنین الفضل  
دا سوال ہم سان لہم الجنة سی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے ان کی بھائی  
امران کے اموال فریب کیے ہیں اور انہیں جنت دے دی ہے۔ پس بیان تھا  
کہی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک مرد اسے بولتا ہے اسے ۱۰۰۰ اور جس کے پیدا  
انہیں نے موسیٰ کو جنت دے دی۔ امریکی سازمان نے جو بات کہی ہے اسے دھرت

کہ اُنہوں نے کیا تو اسی سی ماں کے سلاطہ نہ میرا کو کی جاندا ہے اور میرے پے  
کھلکھل دلت ہے۔ پر اسے بنا تو اسی غرب کے ماں باب کو کی زندہ رکھا ہے اور میرے پے  
سے بیان نکل بولنا ہی سے تیرے اسیں ایک کوہناظم مکھا ہے کہ ماں باب کو کا پے  
بھری بھوپ پر مقام رکھو۔ اسی دو جمہ کے مطابق ہی ان کی فدمت کرتا رہا بول اسے  
قدحیت معلوم ہے کہ

### ایک دفعہ ایسا ہوا

کیس جنگل میں بچاں جو اسے لیا تو اس کو دیکھا ہے اسی دیکھو گئی میرے پے ڈھنے والے  
باب نہ کہا کہ وہ اپنے بخوبی کے اور وہ سچے بھیں کہا یا لقا بھری بھری نے تھے کہی تھے بھی کہی ہے  
منظیر سچے تھے۔ انہوں نے کچھ پیش کیا یا لقا بھری بھری نے تھے کہی تھے بھی کہی ہے  
وہ حدودہ تا اپنی بلاؤں۔ اس نے کہا ہلاخن ماں باب کا ہے پسیلے اس اپنی دعوی  
بلاؤں کا۔ اور پھر ہماری بیان باب کے بیٹھ کے پاس لگتا اپنی بیان بیڈار کے مدد ہلاؤں  
پیالہ بھر اور اپنے ماں باب کے بیٹھ کے پاس لگتا اپنی بیان بیڈار کے مدد ہلاؤں

### پھر مجھے خیال آیا

کہ اُنہیں جگایا تو انہیں تھلیف ہو گئی اس نے تھے اس بھی جاگیں کے اور انہیں دعوی  
چاٹاں کا ہے اسی پر اسے بھری اس کے کھڑا کے پس کھڑا اور سارے رات اُنگی  
بیرے پیچے بیٹھا بلاؤں کو نہیں تھے اور بھری بھری نہیں تھے اس کی کھنکی کہ کتنا سکلیں  
اپنے ہے کہ پیچے بھوک کی درجے بلاؤں کے پس اور دوہوڑا کی طرف کی تو پیچے پیش  
دیتا۔ بیرون مال باب کے بھبھے صبح اٹھتے تو اس نے اپنی دوہوڑا پیالہ اور پھر اپنے بھی  
بھوکوں کو پیش کے تھے۔ اسے بھری بھری نہیں تھے اسے دوہوڑا پیالہ اور پھر اپنے بھی  
اور اس میں دینیا کا کوئی بھوک پیش نہیں تھا اور سربراہ عمل

### معنی تیری رہنماء کے لئے تھا

تو اس کا داد سدرے کر کھتا ہوں کہ بھری بھری نہیں دعویت پسیدا ازما۔ اس نے یہ دھاکی ہی  
تھی کہ بھری دسری پار بھکی اور اس پر پھری جو اس کا تیسری تھا اس کے نامے کے مذہبے سے  
ٹھنڈا گیا۔ اسی طرح باقی ہوئے تھے کی دھانیں کیں اور ان کی غاصہ نامے کے نیمیں پھر کا تیسرا قدر  
ٹھنڈا غار کے نامے سے حصلت ہیا۔ اس اخنوار کا نامہ نکل بھائیے پر دہ آزاد ہو گئے۔

بیرے سخنون کے سارے طلاقیں تریں یہی سے مرت

### پھر شفھر کی دھا

کا ہی تھکھے ہے۔ لوگوں میں اپنے رکھنے داروں کے لئے بھیت اور تراپی کے مذہبات  
بے شک ہرستے ہیں جو کھجتے ہیں جو اس بھری بھری نہیں تھے۔ بھری تو بھی خیال کرنے  
ہیں کہ بھری بھوکوں کے اخراجات میں اپنے ماں باب کا خرچہ نہیں کر سکتے۔ حالانکہ بھائیوں  
کا اخراج کر دیتے ہیں کہ اسی پر اسے بلاؤں کا تھمہ نہیں کر سکتے۔ حالانکہ قائم  
ہر لہرے ہے۔ مرفت لفظ الشاہرا تھا۔ اگر خورت کا نقصہ الٹ جائے تو اخلاق قائم  
ہر بھائی۔ مستلائق انتہا۔ بت اور جمیں ازادری۔ القتت کا نہیں کرتا۔ اسے دھرت کرتا۔ اسے  
اوہ ج کی نہیں کرتا ہے اور یہ اخلاق بیٹھتے ہیں اسی اگر خورت کا نقصہ الٹ جائے تو اخلاق  
بھی قائم رہیں۔ مرفت ارادہ میرے کی دیر ہے اور اگل ارادہ بھری بھری نہیں تھے اور اخلاق  
ساروں کی مرفق دے رہے ہیں۔ میں باب خورت سے دہ جائیں نکھلے اور میرے دھرت  
پیکن نقصہ بھلی جائے گا۔

فرین انسان کے اخلاق میں مختلف بذہ باتیں ہیں لیکن سب اخلاق میں سے ہو یا

تھی ہے دھ

### خدا تعالیٰ کی بھیت

یہ ہم اور سری قلام چزوں کے ساتھ کہیں کہیں بھری بھری سلک کر دیتے ہیں  
لیکن اللہ تعالیٰ نے کئے متنقل بھری اس سلک کی بھیت ہے جو کہم نہیں بڑتا ہے۔ اس بھری کو  
مشیبہ بھیں کھدا ہی تو ذکر بھیت مرتبا ہے کوئی نہیں کہا ہے اس کی وجہ سے اس کو کھنکی پھر  
ہیں بھائیے تھے مگر میں زبان نکل کر جو بھائیے تھے نہیں مرتا۔ پس میں کھوں کوئی ملے  
انہیں نہیں بھیت کے نامہ میں ایک بھری بھری نامہ خدا کی نیمیں میں کھنکی سلک کا مورث  
یہی ماصر ہے۔ اور دوائی کی بھائی سستارہ بھائی سستے کے مذہب اس کے بھائی نامے اسے  
پرچھا جائے تو کیا پیچھے نکالے ہے وہ کہیے کہا جو بھائی اس نے کہی۔ ۱۰۰۰ تو بھری بھری  
مذہب اس کی ملیتی اسلام کی پیشگوی بھائی اسی کی وجہ سے اسی نامے کے مذہب اس کی طرف  
اشارہ کر تے ہوئے کہا اس کی قیمت مرغیت بھائی شریه جاتی ہے اسے پیچھے

ایسا خاندان نہ رہا۔ کوئی جس کا کوئی نہ کوئی نہیں دیواریں مارنے کیا ہو تو کوئی کوئی  
وک ڈرے کے اگر یہ جزو زب میں پھیل کر تو ان کا  
**وقار قائم نہیں رہے گا**

اپنے سے اپس جانتے ہی یہ فیصلہ کیا کہ کوئی شخص اپنے مرے دلے رہتا درد  
پر قاتم نہ کرے۔ اور نہ بین ڈائے۔ تاکہ جب دیکھ برسے آئیں۔ تو وہ ریخوس  
ش کر سکیں کہ اپنیں کوئی صدمہ پہنچا ہے۔ لیکن دونوں اس آگ کی روشنی کی۔ کسی  
کا یہاں ہی بیٹھا چاہا اور جان پیدا ہیں اسراگی۔ کسی کے دھمکی پڑے تھے تھے اسے اسے  
گئے۔ اور بچوں کی صوت پر انسو بیا۔ کام بھکر کیا۔ بچوں کی صوت پر اسے  
کے نئے ۱۰۰۔۱۰۰ بچوں کی صورت پر اس نہیں تھا۔ بچوں کی صورت پر اسے  
اکثر سوت رہے ہیں اور فرنگوں باتے تو ایک سر اونٹ کی قیمت یعنی ہر ہزار روپے ہر جاتی  
ہے۔ جو اس وقت کے معاشرے میں دیکھوڑی رقم تھی۔ بُنگ وک اپنائیوں باتے  
بیشتر تھے۔ ایک یونیس میں سے دو بیٹھے مادرے سکھے تھے۔ وہ سارا ان اندز  
بیٹھوں کو تلہٹا تھا۔ نیکو غرب میں جو نکریوں نے اسے کاروائی نہیں۔ اس سے

### اس کی آگ بھی نہیں ملکی

وہ سمجھنا تھا کہ میں اکسیلا درہ ہوں۔ اور اس سے دو گول میں سے کوئی شخص بھی  
میرا سا تھیں دیتا۔ کیا یہ سچے ۱۰۰ تھے یہ دلیل تھے کہ اج ان پر میسے سما  
اود کوئی نہیں رہتا۔ وہ سچے دستے اسی کی مناسبت بھی باتی وی۔ ایک اونٹ کی شخص کا  
ایک اونٹ مرجا۔ وہ غرب اوری تھا۔ اور وہی اونٹ اس کی بات کردار دیتا تھا۔ اس  
نے جو دفعہ سر پر رکھا، اس کی گھریں یہی سے لگدھتا ہے کیا شوڑ جاتا تھا کہ  
پہنچے میرا اونٹ سر پر کیا۔ میرا اونٹ تھا اسی اچھا تھا۔ وہ خرچا میں اس ریس  
کے درازے کے نئے ہے بھی گذرا۔ اسی ریس نے بیس ۱۰۰ اونٹ کی بات کردار دیتا تھا۔  
سچھوں کو اپنے اونٹ پر رہنے کا باہر تھا۔ اسی نے درازہ کھل دیا۔ اور دی جو اونٹ کے لئے کہا کہ اس  
امارت ہیں رہو گئے کہ عورت تھے۔ اس کا بہت کہا تھا۔ لیکن مجھے ان بھروسیوں پر دیتے کی  
سخن ایک سماں تھا پہنچا۔ تھا۔ میں نادان رہیں گا۔ تھا۔ میں نادان رہیں گا۔ تھا۔ اور اس نے  
اوی قوم کے فیصلہ کی کوئی پیداوار نہیں۔

غرض

### بھو جیڑا پ ہی آپ نکل آتی ہے

اس کو رہ کا نہیں مان سکتا۔ لیکن ہونکلی جائے۔ وہ وہ کی راستکی تھے۔ تم ایک اونٹ  
کی آگ کو ادھی نیچی کر سکتے ہو۔ لیکن ایک اونٹ نشاں یا کہ تو مانیں سارے  
ہیں کی بات ہیں۔ تم جھوڑ کا ذکر تھے قلت، شکست تھے پانی کو کوئی نیچی کر سکتے ہو۔  
لیکن اس کے گے دے دے پانی کو تم فکار نہیں کئے تین یعنی کہ ہر اک اونٹ اپنی نیچی  
کر سکتے ہو۔ مگر ملٹے ہوئے طنانوں کرتا ہیں یہ نہیں لا سکتے۔ بڑھوڑ خود بوجھن  
سے۔ ۱۰۰ بیسا فرمان سے جو بند نہیں کیا مان سکتا۔ ۱۰۰ ایسی آگ ہے جو کوئی  
شخص دیا نہیں سکتا۔ ایسی بارشی سے جو کو قفاہیں مان سکتا۔

بھی رہ تھفہ ہے

جو اس نہ اتنا تھا کہ دے سکتا۔ اس کے سوا جو گھے ہے۔ وہ تو ایک سوڑ  
کی بھر سے اور کیا بھی سے شرکھے ہے کیا میں اس کا کہنے تھے اور میں  
بھی پہنچوڑھی تھیت ادا نہیں کوئی۔ میں یہ نہ اتنا تھے کہ اپنے بعد ہی ہوتا ہے اس ان  
کو کہتے ہیں کہ اس نے قیمت ادا کر دی۔ لیکن دیا ہے تکلیف رہتے ہیں اکثر قیمت  
زبان نہیں کھو دیتا۔ ۱۰۰ سے یا نہیں کہا۔ جس طرف وہی سبق کی میثیں سلوٹوں  
پر سے میتے ہیں۔ اسی طرف نہ اتنا تھا تھے۔ میں اپنے شہر کو اپنی بنت شہروں پر  
وڑے رکھی ہے۔ لیکن اس نہیں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں۔ جو وہی اس ادا  
کر کے مرتا ہے۔ ادا اللہ تھا نے کچھی بھی ہے جو نہیں سمجھتا کہ چوں تھم نے پڑا ہی نہیں  
اونٹیں کی قیمت۔ اس سے یہی تھیں بھتی تھیں کہ ”اوی“

### اوی کا یہ اسان ہے

کوہہ بیڑا ص ۱۱۱ کے ۱۰۰ سے بندوں کو جنت یعنی دافعی کو دیتا ہے ادا افسان  
کی یہی تھری ہے کہ وہ کے تکبیر میرہ تھری۔ اس سے تو وہی تھیت ہے ادا افسان  
نہیں کی۔ تھفہ دیتے ہیں اور اونٹ کے ۱۰۰ بندوں کی دادی میں افسان کے کوئی

ذلت نہک رہا تھا کہ کوئی وجہ سے اس کی زبان سے نکلے ہے۔ جگہ تو ان  
کوہہ دل کی بات کہتا ہے اسی خورت نے یہ محوس کیا کہ سندا تعالیٰ دیواریں  
بازمزہوک طاقت ادا نے اپنی طاقت پیش کر دی۔ مال دار نے اپنی دو دل پیش کر  
دی۔ لیکن یہر سے پاں سوادے چند آنٹوں کے پیش کرنے کے سچے بھی نہیں۔ میک

### تران کریم کہتا ہے

یہ تو ایک سوڑا ہے۔ ۱۰۰ سے تھفہ نہیں کہ سکتا۔ اس کوئی شخص کی دسرے کے یا اس  
اپنی بھیں ۱۰۰۔۱۰۰ پر پریج دے کے ادا نہیں کر دیتا۔ ۲۰۰۔۲۰۰ پر پریج دے کے  
بیڑی کو دے کر سکتے کہ اپنے ناد مذکور کہنا کہ خلاں شخص پر تھفہ دے سکتا ہے تو  
کہنی احقار ادا نہیں کر دیتے۔ ۴۰۰۔۴۰۰ پر پریج کی تھیت ہے۔ ۶۰۰ تھوڑا طرح ہو سکتا  
ہے۔ اسی طرح تران کرم کہتا ہے ان اللہ انشتری من المؤمنین المفسم  
و امسالهم بات لیهم الحبۃ مذاقیا نے تمارے بان دیا خوبی لے  
ہیں۔ اور دو ۱۰۰ اس کے بدوں پیش جنت دے گا۔ کویا

### یہ ماں د جانی جنت کی تھیت

ہے ادا سے تھفہ دیتی شخص کہ سکتا ہے جو کہ دے کے کیس جنت میں شیں جانا  
اک تو کوئی شخص یہ سکتے کہ تارہ پر کوئی یہیں باتا ہے ایک حد تک اس کا یہ حق  
ہے کہ کوہہ اپنی تھفہ کر سکتے گل کافا دالی بات پیش کی جائے گی۔ اپنے سے کہ  
جان دی۔ دی ہر قیمتی اس کی نی

### من تو بے کے من ادا نہ ہے

وہ جان ہیم نے خدا تعالیٰ سے تھفہ دیتی تھی کہ وہ کیا تھی مذاقیا نے کیا ہے۔ میا ہر جان  
تھی۔ پھر اس کی ری ہر پر پریج کو دیا۔ اس کے کام میں سے کواف اصلاح کیا ہے۔ سچر جان  
نہ سوہا کا سوال ہے اور جان تھکر تران کرم کی ایسی بات جانی سے کہ مان بات  
ہے تو عارسے بان مال کے بدوں ہم نے جنت دے لے۔ تھوڑی کوئی شخصیوں پر  
کہ سکتا کہیں ہیں نے بان مال میں جنت دے دیتے ہیں۔ وہ قبول نظر تھیت دیتے  
ہیں۔ پس اور جو پیڑ بھور تھیت دی جائے ہے وہ تھفہ نہیں کہلا سکتی۔ درحقیقت  
تھفہ دیتے ہے جو اس عورت نے پیش کیا۔ اس کے اندر جو عشقیت الہی  
کی گری تھی۔ اور جو آنسو اس نے بھائیتے تھے دیتی اصل تھفہ تھا۔ کیونکہ  
تھفہ افالے کے سامنے پیش کی جانے والی چیز دیتی جنت ہے جو اسی  
کو خدا تعالیٰ کے ششیں گل اکار کر دیتے ہے اور گری کی وجہ سے دل کی  
رطوبت گیس بنکاراطی اور آنٹوں پر پڑتی ہے۔ لیکن یہ آنسو بھی  
ہو تھم کے ہوتے ہیں۔ پھر تو تبریز ہوتا ہے۔ ہر سو قیچا ہوتا ہے۔  
ہر چیز اور ایسی چیز سونا ہیں ہوتی ہیں۔ پر بھل کی شکل رکھتے ہیں دالی پیر کھانے کے  
قابل ہیں ہوتے ہیں۔ بھل مٹا کے بھی باتیے یا اسی کے لئے ہیں اور اسکے ترقیت بھی پھل ہوتے  
ہیں۔ پھر چکے دالی پیڑ بھی ہوتی ہے۔ اسی طرف آنٹوں مخفیتی بھی ہوتے ہیں  
اور صفتی بھی۔

### کون کہہ سکتا ہے

کہ تھوڑوں سے یہنے دالا آنٹوں مرف دیا کو دکھانے کے لئے ہے یا اس کی  
لے خودی کی ملامت ہے میں یہیں بھکر کیے ہے تو اسی کے بخار اسے کہ جانے کی  
مغلکا ہے تو اس کے یہی میں ہوتے ہیں کہ دھکنا بخارات کو درک ہیں سکتا  
ہے میک بھی تھوڑی بھی یا کیا کوئی ہوتا ہے کہ دھکنا بخارات کو درک ہیں سکتا  
ہے جو اس کے میں ہیں ہوتے ہیں دھکنا بخارات کو درک ہیں سکتا ہے میک سکتا  
ہے جو کوئی خود اسے بھائی ہے۔ میں جب بخارات زور سے مٹتا ہے میک سکتا  
ہے جو کوئی خود اسے بھائی ہے۔ میں جب بخارات زور سے مٹتا ہے میک سکتا  
ہے جو کوئی خود اسے بھائی ہے۔ میں جب بخارات زور سے مٹتا ہے میک سکتا  
ہے جو کوئی خود اسے بھائی ہے۔ میں جب بخارات زور سے مٹتا ہے میک سکتا

### دیدہ دالستہ بھائیتے ہو

ادم اس بخارات میں جو خود دھکنا پرے چینک کر علاج آتے ہیں۔ زیادہ  
آنسان کا ذرت بردا ہے تو کام کام اس نے بھکر کتے پر کو لوگ کم کو اچا بھیں  
مگر جو کام اخوند کوہہ پر میا تھا ہے۔ اسی لئے اس کو تیز بھی نہیں ہوتا۔  
جنگل پر جو دی جس کا فرماں فرماں تھا کہ دھکنا بخارات کو درک ہیں کوئی

# حضرت سلطان عبداللہ الدین صاحب مرحوم

درست خود و حضرت مزید احمد صاحب مظلہ العالی

نوٹ:- روحی حضرت مزید احمد صاحب مظلہ العالی کو حضرت سید علی اللہ الادی بن مسیح کی دنیا کی امنیت کی طرف سے اپنے حضرت مدد و نعمت کی طرف سے حضرت اخبار افضل جمیلؑ ایں شایع ہے۔ بندوقت ان احباب کی فاطر سے ذلیل ہیں فعل کیا گاتا ہے۔

سکندر آباد دکن (انڈیا) سے یہ انتہائی افسوس انکے بخراقی سے کہ حضرت سلطنه عبید اللہ العالی ادین صاحب سکندر آباد دکن کی دفاتر پر لگئے انا اللہ درانا اللہ درا جعون۔ حضرت سلطنه صاحب مرحوم کاشم نماہی جاہنوت میں کسی تعارف کا محنت نہیں۔ انہوں نے نائب خلافت شاہزادے کے استوار میں اسکھیلی فرقے سے انکی کراحتی کو قبول کیا تا اور پھر اپنے اس اخلاقی میں ایسی جلدی ترقی کی اور در کاری اور خدمت دین کا ایسا اعلیٰ نمونہ قلم نکیا کہ بہت سے پہنچ آئنے والے لوگوں سے آگئے تکلیف کیا گئی۔ یہ دسرا کم طبقہ ہے جسے قرآن مجید نے سابقون کے اعزاز نام سے یاد کیا ہے لیکن وہ بھروسی آتے ہے عزیز دین کے صدیان میں اپنی تیرتھیتی اور پہلوں سے آگئے تکلیف کیا گئی۔ حضرت سلطنه صاحب مرحوم نے غیر مسلول بالی کی ایجاد ان کے مسلمانہ اسلام اور احیتت کی خدمت میں ایسا دید سیاست کی طریقہ کیا کہ اس کے تسلیفی دلدوکھ دیکھ کر جیروت ہو چکے گو یا ایک مقدار جزوں تھا جو انہیں سرور دارے کے آگئے بڑھانا چلا جاتا تھا۔ اور ان کا یہ دینی یاد رکھنے کا غرض تک رسہ نام۔ ۸۔ سے اور عمر کا زندگی نہ ہوئے۔ یہاں قائم ربانیک ترقی کرنا گیا اور ذاتی میں اپنی اور عیادت میں بھی ان کا مقامِ حقیقت مثابی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلطنه صاحب کو خدمتِ اندوزہ سیں اعلیٰ مقامِ عطا کرے اور بہترین نعماء سے نوازے اور ان کی اولاد کا دین و دنیا میں حافظہ و نامہ رہا اور بخاتمہ اسی دین کے مقدس درستہ کو پہنچیتے ہیں اسی دین کے دساری رکھے آئین یا رب المثلیں۔ وہ یقیناً اس طبقہ میں سے تھے جو کے شلن قرآن فرماتا ہے کہ من ہم میں مذکور خوبیوں میں منتظر ہے۔

۱۔ خدا بر تربت اد بارش رحمت بار  
داخلش کم از کمال نفل ندریت النعم

خالکسا اس:-

مزا بیش احمد - ملبوہ ۴۷۲ - مخفی ۳۶

## حضرت والد صاحب کی دفاتر پر اپنہا تعریف کا

### شکر احباب

(از کمر سیمہ پور حضرت امدادیہ حفظ شانہ) :-

والد صاحب و حضرت سلطنه عبید اللہ الدین صاحب اکی دفاتر پر جس رنگ میں احباب جاہنوت نے تاریخ ملکوں اور ملکاتوں کے زمانہ ایسی دلی مہدوی اور قدرتیت کا ایجاد کیا ہے۔ اور وہ طرزیں سے ہماری دد فراہی سے ہم سب ایک دو دو سے تک گذا رہیں۔ پس قوی ہے کہ یہ سب سیدنا حضرت سیعی خود علیہ السلام کا جان پسے کہ اس نے ہم سب کو حقیقی اسلامی الخوت کی ملکت میں پور دیا ہے۔ کہ اسے مدد پر کسی ایک کام کی سزا سب کو مار دیتے ہے۔ فرمادم امدادیں اور یہ خداوند اور جسم سے طریقے جیسی سیستم میں جو اداویں صاحب کو دشت کر رہے ہیں کہ دستوں کو اداوی کی وجہ سے جو دیا جائے۔ جسیں یہی بیت دوسرے تائیں ہے۔ اس سے ان چند مددوں کے ساتھ ایسا بھی جو حضرت کا جنمی طور پر ایسے سب ازاد ناخداں کی دل سے تدل سے شکر کیا ہوا کرتا ہے۔ اور

در خواست و غام غیرہ مولانا میر قریشی اور میر سے جعلی مجموعت تحریک اتحاد میریک میں شرکیت ہے۔ یہی احباب جاہنوت اور درویث ان کا دین کی خدمت میں پا چڑھا دیتا ہے کہ ان کا اعلیٰ مذکور ایجاد کی دلکشی کے لئے دعا کریں۔ اس کا اعلیٰ مذکور ایجاد کی دلکشی کے لئے دعا کریں۔

پسیں ہے۔ اور جو خدا تعالیٰ نے کوہ دلبر تحریک پیش کرتا ہے جو ہی ایسا بات دنیا میں سماں ہے کہ دنیا سے کوہ تحریک کا مقدار کا خدا جاہنوت کی خدمت کا خدا رکھ جائے۔

### سرخوشی کے موقع پر

عکسیں آدمی کے دل میں ایک نیس اُٹھتی ہے۔ مشلاً اگر کوئی شادی ہو رہی ہو تو اگر اسکے بھروسے کو ایک دوسرے کوئی بھروسے ہو تو اسی کوئی بھروسے کے ایسا اسے اپنا گم خدا بھائی یا بھی ایسا سے لے گئے طبق۔ یہی وجہ ہے کہ عادی اشتہریت میں بھروسے کے سرتا۔ تو کسی بھروسے کے نماز مقرر کر دی جسے رحمجہ کا دل جھکتی کا ہوتا ہے۔ اس دن مدقق پر خدا تعالیٰ نے نماز مقرر کر دی جسے عبید کا دل جھکتی کا ہوتا ہے۔ اسی دن تیاری میں خدا رکھ دی جس کا نمازی اسکی الگی درستہ کرنے کی ہوتی ہے۔ بھروسے کی تیاری میں زیادہ مفردہ ہو چکے ہے۔ پھر تراں کی زیادہ مفردہ ہو چکے ہے۔

### عجیبیں آتی ہیں

ان میں جو خدا تعالیٰ نے نماز مقرر کر دی جس میں اس طرف اشارہ مکنام مقصود ہے کہ اگر تمہارے دل میں نماز اتنا ہے تو اسی کی محنت اور عیش ہے۔ قریب ایک دوست و مررے دوست سے دوست سے ملے گا یا اس سے معاشر ہو یا ماں تھری کسے تھا تو اس کے اندوں ایک نیس بھی آتے گی۔ کہ میری اور بھرادر خالد کو کہہ رہا ہو۔ بھرادر کیں اپنے اصل مقصود کو خدا تعالیٰ سے نہیں مل رہا۔ پسیں عیش کے بھوتے ہوئے خوشی کی کوئی تقریب اسی نیس ہوئی۔

### خوشی کی کوئی تقریب اسی نیس ہوئی

جو قم بردنی جاتے دلخی کے بھوتے ہوئے خوشی کی تقریب کا نامہ میں جانا ایک نامکن اور بے سر ماں کا بھوک کیا ہوا۔ پھر بیان کیجئے جو اس کے ہاتھ پر اپنے بھوتے ہوئے کہ دوڑھی ہے۔ اس کے خواہ وہ میں نہیں ہے جو بیانی اسی کی شعلی نہیں ہوئی۔ بھبھوچ کھنڈار سے ہاں دے۔ اس کو پہنچا جاتا ہے کہ یہاں بھوک نہ فی ہو ہوتا ہے میں کے ہاتھ پر اپنے بھوک شدہ ہو یہی ایک تھا۔

### حضرت یعقوب ملیل الاسلام

کے بارہ بیٹے تھے لے کر بیٹک بیٹت نہیں ہیں۔ لان کے گیارہ خوشیں ہیں قیمت۔ بلکہ ان کے بیٹے ایک دلکش سی نہیں کا بھوتے تھے۔ دلبار کی بادی جب اپنے بھوتے ہوئے تھے۔ تو حضرت یوسف ملیل الاسلام یاد براہمیتے اور ان کا دل بھوتے اسے دیکھ رہا ہے۔ اس کے خواہ وہ میں نہیں ہے جو بیانی اسی کی شعلی نہیں ہوئی۔ بھبھوچ کھنڈار سے ہاں دے۔ اس کو پہنچا جاتا ہے کہ یہاں بھوک نہ فی ہو ہوتا ہے میں کے ہاتھ پر اپنے بھوک شدہ ہو یہی ایک تھا۔

### خدا تعالیٰ کی خدمت

دل میں موجود ہے۔ تو نہ کبھی بھی خالص بیرون پاہیے۔ اسی نے اس خوشی کے مضمون پر خدا تعالیٰ نے نماز رکھ دی۔ میں اس طرف اشارہ مکنے کے بھوک نہیں کہ رہتے ہیں۔ حسالا نجیبیں اصل خوشی مالیں نہیں اس سے آتیں۔ اب کوئی بھوک نہیں کہہ رہا ہے۔ اگر ملکیوں سے تو خدا تعالیٰ نے کہا اسی کا دل سطہ بھوک نہیں ہے۔ اگر فرض جسم کوئی محبوب چھٹا ہوا ہو۔ تو خوشی کی تقریب بھی جسم بھر جاتی ہے۔ اگر

۲۔ مجدد رشت دین اور تنکرات سے پائے۔ آئین  
لی اساریشہ، یوسف ملیل الاسلام اسی خدمت میں عبید اللہ الدین صاحب  
سائبیت سائیڈ بیڈ دکن)

درخواست و غام غیرہ مولانا میر قریشی اور میر سے جعلی مجموعت تحریک اتحاد میریک میں شرکیت ہے۔ یہی احباب جاہنوت اور درویث ان کا دین کی خدمت میں پا چڑھا دیتا ہے کہ ان کا اعلیٰ مذکور ایجاد کی دلکشی کے لئے دعا کریں۔

اندر ایام اسے جعلی مجموعت تحریک اتحاد میریک میں شرکیت ہے۔



امیر مساحت احمدیہ سکندر آباد اور  
دیگر انجاب جماعت کے امیر پر کوئی  
کندھوں پر چھوڑ جا کر اُنہیں دعوت  
اُپس میں دینا پڑتا ہے۔ اور ثواب حاصل  
کرنا پڑتا ہے۔ چند یہی کوئی بعد نہیں پڑے  
کہ کندھوں پر انتاری کی اور قریبی  
ڈیڑھ دل سیل کانہ میں دھونے دھوب  
یعنی شرق و دوق سے کندھے دینے پڑے  
لے کیا گی جبکہ اس سمت کے بلوں پر  
چھے داریوں اور موڑوں کا ایک طوف  
سدھ مکاپ پڑتا ہے۔ قریبی کوئی کندھے دینی  
یعنی علاوہ قبرستان پر بچا اور تھوڑی اور  
دلائے پر بچے نہیں کرے۔ مدد و دیر اور  
الپس آتھ۔ اتفاقاً سیطہ حروف میں  
الدین صاحب آن جنت کے کوئی اور سرکش  
محمد سیل صاحب آن فتنے کرنے کی  
اور کوئی حیر کو کوئی نجات دینے پر  
کچھ رکھے۔ اس طرف انہیں کوئی سزا  
یعنی سرث کرت اور آخر کی زیارت کی  
سادت حاصل ہوئی۔

یہ ہے مفترقہ کو دو دو ارش بھین کو  
جو ان سین دلوں میں لگ رہی۔ اُپ کو  
بڑا فی پر اُپ کی الہیہ عمر ۱۰۰ دو  
راکوں سلطنتی ملی محمد الدین صاحب ایم  
اسے ایڈن بڑا۔ سیطہ وصف الدین صاحب  
صاحب اُن پار پار رکن کوئی فاتحی، ہمارے  
صاحب و شفیع پاٹی ماضی، ہمارے  
بائی صاحب اور امانت الحفظہ عذر بر کے  
ساتھ جماعت احمدیہ کا پر فرد بارہ کوئی  
ہے۔ اللہ تعالیٰ از مر صونکو اعلیٰ  
علیسیں میں، اپنا قرب عالمانیتے اور  
پسندیدن کو اداری میں سے باہیں چنانچہ  
بچھ دوڑنک کندھوں پر جانے کے  
بعد فتح لاری میں رکھ دی گئی۔ لیکن  
عترم علام نادر صاحب شرق ناہیں

عترم نائب امیر مساحت نے اسی  
خیال سے کوئی زندہ جماعت کے  
صاحب کے آئزی دیبار اور سعاد  
جنادیں میں شرکت سے مردم نے  
میں کیا کہ مستحق ممتاز تریخ ۱۷۲۰ءی  
۶۶ شہر قریب ایک بچے دہیر الدین  
بلڈ ملکیسی ہی میں ممتاز جنادا کر کے  
تبرستان ایسے جایا جائے۔ خالی  
صاحب دادست محمد الدین اور سور غیر  
الادین صاحب فرزندان خان ساد  
احمد الدین میں صاحب مرعم کا خیال  
تھا کہ میں دیر پر کے وقت اگر ہو  
رکھا جائے۔ تو دوزہ داروں کو کلیف  
پر کوئی۔ جبکہ کوئی صاحب شرکت کریں  
کہ اس لئے بیڈوں بنے تھے تو اسی  
کا انتقام کا جائے تو بتہے باقاعدہ  
جماعت کے تھیفی پر سب سردا منہ  
ہر کوئی۔

”در سے دن پہنچاکو الودین  
بلڈ ملکیس کے کشادہ معن میں پڑا۔“  
نسبت کیا کہا۔ میز زریں اور پڑے  
پڑے سرچار میں اور پڑے  
شرکت کے۔ عترم چوبڑی سارے  
مائیں نہیں پارے سات منٹ ہوئے ہوئے  
نہیں جنادہ پر عطا۔ اور علی صاحب  
کی پور پر سطہ صاحب سرکشم کے بھیجے  
ہیں اور دلی میں رہتے ہیں اور جو شک  
کالی پر استفادہ کی اولادع سے پر  
ہوا فی جناد کے ذریعہ بچے اپنی والوہ  
کے ساتھ سکندر آباد پہنچ کیکھی  
ادوہ بچا عراکی خواہش میں کفر تھے  
لیکن سبتوں کو اداری میں سے باہیں چنانچہ  
بچھ دوڑنک کندھوں پر جانے کے  
بعد فتح لاری میں رکھ دی گئی۔ لیکن  
عترم علام نادر صاحب شرق ناہیں

خاکار محمد علی قریب ایس۔ اس کا شکن جماعت کو دیا ہے۔ اس

## اسلام کی بیوادی رکن زکوہ

### احباب اس طرف خالی توجہ کریں

اس سوم کو بیوی جن پاری ارکان پر ہے اسی ۱۱۱ ایکڑی زکوہ شیر اور کوئی  
اویز ان کوی میں بھی فرما تائیئے نہیں تو بچہ پر جنک ممتاز کے حکم کے ساتھ  
بادا سلک دکوہ کا تاکید بیوی زیارتی ہے۔ اسی دالت میں الگ کوئی ماسب شباب  
انی زکوہ ادا ہمیں کرنا کیا اس کا دعہ ایمان زیارتی ہے۔ اور وہ ایسا پر کمال  
رسانہ ہے جسے کتابوں اور وہیں پاری ارکان

زکوہ بکیوں دی جاتی ہے۔ ایسا کوئی ایسا اہل پر۔ دروس و مکمل کا شامہ ہو۔  
ہر ایسا کوئی جسے کوئی ایسا اہل پر۔ دروس و مکمل کا شامہ ہو۔  
پریشانیوں سے بچے کا ایک بیوی ہو۔  
فاتحیت اعمال تادیان

در خواست دعا۔ ہمارے شے اور پیکی ایک جملہ مسلسل احصاؤں میں شرک  
ہوں گے یہی میں بھی میں ایک جملہ احصاؤں میں شرک ہوں گے ایسا کا حصول  
ان سب کی تباہی ۷ سیالیں کیلئے دعا زیاد۔ (ر ادارہ)

شے داکٹر سید عبد المان صاحب کو  
جو ایک بہت ہی ماہر ہیں جسے خواری طلاق  
نہ اترس اور حاضر بھی ہیں جو کوئی نہیں  
گئے۔ ان کی پہاڑیاں کے موقوف عمل  
کیا کہ مستحق ممتاز تریخ ۱۷۲۰ءی  
۶۶ شہر قریب ایک بچے دہیر الدین  
بلڈ ملکیسی ہی میں ممتاز جنادا کر کے  
ساتھ تقدیر ڈالی تھی۔ خالی کیا کہ تے  
ہر قیمتی ہے۔ لیکن دراصل درج تھیں  
عصری سے پر واکرگی تھی۔ جس کا کوئی  
کوئی علم کیا تھے ہو سکا۔ آنکھوں کو غور  
کے وہ بھیجے ہے پر جو ایک مقدمہ  
معورت نظر ہے اسی نے اس وقت آئی سے  
بیان کر کے دو جو ہر کسے کے خواہش کی  
اور جو ہر کوڑہ دو اکی تھا اسی میں پر کے  
سادی دو کا دو بھتیں اور مکالمان کی  
بھائی کا ہوں کا علم نہ ہو سکا۔ تھے  
یوسف صاحب کو ایک دو بھتیں سے تھے  
آنکھ کا تھے سے نثار غیر بور سات پر بکر  
دیں منٹ پر اپنی رہائی سے قبل تیڈیوں  
کی پھریزیں سلسلے لہاک کے پارم و بعث  
سیطہ صاحب کے پاس ہیں۔ یہی نے  
کہا کہ اب فضیلت کیا ہے تو جواب  
ٹھاکر اُن کا انتقال ہے۔ یہ سنتا ہی  
نے فضیلت کیا کہا۔ میز زریں اور پڑے  
ٹھاکر فوج پر ایک سکندر کا عالم طاری  
شہزادے۔ پھر سنبھل کر پر جھا۔ کب تو جواب  
ٹھاکر پارے سات منٹ ہوئے ہوئے  
گئے۔ اس نے بعد فرار اپنی کے دھیوں  
سکندر آباد روانہ ہجتا۔ دیکھا کہ وہاں  
چوہہری صاحب اور ناشی ایڈن صاحب  
پڑے سے لگڑ پھے کیے ہیں جسے  
بھی گھر سپت پور ہی ہے۔ یہی دلسا  
دیکھ پر کوئی طلاق پہنچی۔ چنانچہ اور  
یہ ہرگز ایڈن صاحب اسے ایک بات پر  
دن بھی پس کی چیخ کو طبیعت کو سنبھل  
ہے۔ لیکن الودین ایڈن صاحب نے  
ٹھیں ہوں کے ذریعہ مختلف احباب جماعت  
کو زیارت کی کر کیا کہ تو سب دیا۔  
۱۱۱ قریب کی تعدادت کی۔ جسے بیس طبق  
ملک کی اصحاب زیارت کے تے تھے  
کچھ۔ اور ملاقات دریا فرست کرتے  
ہے۔ باراں پر بیت صاحب کی نیاز  
سیمہ ہر ایک سیطہ صاحب کی پیدائی تھے  
آئندہ رہے اور سچے ملکی میں نہیں  
ہی کی علاحت کے بعد یعنی اوارد کی سیمہ  
کو رکھا۔ ایک صاحب مزتر کے ساتھ ریاہی  
اور فریادی کو شام کوئی باداں گا۔  
سحری کو رکھا اور روزہ رکھوں گا۔  
اور سچے صاحب زیارت کے رہے تھے  
کہ آپ نے بھی زندہ جا بکر پارے بچے آپ  
نے جو داں گا۔ جناب کو پارے بچے آپ  
کے فضیلت زیادہ خراب ہی اور  
ساتھ رہے تھے جسے کوئی مدد کر دیا گی کیونکی  
مودت کا دت نہیں۔ ایک بچہ کو مدد کر دیا گی کیونکی  
الودین اور تو روح محمد الدین صاحب کو  
سایا۔ دیکھ کر نیکی پاٹی پائی کا حساب  
کر کے چکا دیا جاتے۔ اور فضیلت زیارت  
کا دانہ تھا۔ اسی تھیں سرطت فراز ای  
ہے۔ اس میں حالتی تھیں میں مدد کر دیا گی کیونکی  
مودت کا دت نہیں۔ ایک بچہ کو مدد کر دیا گی کیونکی  
الودین اور روزہ رکھا ہے۔ دیکھ کر  
پھر پھر حالت خراب ہوئے ملی صاحب سنت روزہ

# حضرت سیح موعود علیہ السلام کا علم کلام

تقریر مکرم ہو لوی اکٹھر لیف احمد صاحب ایمی اپسیارج احمدیہ مسلم شریعت مدارس برجوں قلعہ سالار شاہ علاقہ تباہ

(۲)

جو کے تجویں ایک ہنگامہ رہا تھا  
حضرت سیح موعود علیہ السلام نے کافی  
کافی طلاق کی تھی کہ پورا ارادہ تھا  
در سیان الحاد و محبت کے نوشکار  
تلخفات تمام ہیں جس کی وجہ سے یہ مکافات  
پھیلائات اور اپنے مسیح کو بندا کرنا  
پھیل پڑتے ہیں مدد پریشو بیان مذاہب کی  
مذہبی آزادی کے نامہ رنا جائز اور  
کویاں زیارتیں کی میباہی دستیں  
ان من انسانی الاخلاقیں ہانندہ  
پہنچ کر فرم می خدا تعالیٰ کے مکان  
رو انور آئے تو ہے یہی حضرت فراستے  
پروردی راپ نے تصریح کیوں یہیں۔ اس  
ذائقی کے

ایاصوں سرم سرو ہوہہ ماہات  
آن بچکشادار صلکار حکی کی  
جنیاد ایسے فدا اور اخلاصی  
حائرنگ کردید دینے والا یہ  
کیم اُن تمام نیزد کو سچا  
کچھ لیں سو دنیا کیں آئیں  
خواہ سندھ میں ظاہر ہوئے یہاں  
نادریں یہیں یہیں یہیں کجا دا  
ملک یہیں۔ خدا نے کر کرے۔ ملک  
دوں میں اُن کی عزت اور  
عذالت بھٹکا دی اور ان  
کے خوبی کی اہمیت نہ ہو۔  
اس میں خوبیان زیادہ ہوں  
گا۔ وہ خود بخود افضل شابت  
ہو جائے گا اور اس طرح  
کچھ کمی پورا گی اور جگہ یہاں  
بھی پیدا نہ ہو گا۔

والشترات ۲۴ فروری دہلی  
۹۰ مہینہ

جگہ امنی اس ذابت پر یہیں گوگنٹ  
عزت کی مہمانی تقدم نہ ہو گی۔ اور  
ہمارے بارے کی جیسی کرہ بخوبی کا طرف  
کوئی تدبیر نہ ہے کہ جو کسی کو جو کسی  
لذت سے بخوبی کر کر ہوئے تو کہا جیسا  
بیویو کی تجھے ہاں سرکشی نہ کرے  
(حکم قیصر یہ صحت)

چنانچہ حادثت احمدیہ مذہب کی  
ارشداد قرائی اور قیام مادر بر بانی  
کے مقتول جلیل ریشو بیان مذاہب  
کو عزت و محبت کر کے ہے۔ اور پہنچ  
اس تک مقدار کے حصول کی شریعت  
پیشوایان مذاہب کا دن مناقب ہے  
کسی نہیں پیشوایان کے لئے بھوکی مذہب یا  
اہل مذاہب ایک طرف عن وکوں کو  
بلور بھی اور قیام کا ترکب ہو  
دستے ہیں۔ لہو سسری طرف ان کی  
حلف ایسے فرشہ و داتا تھے کہ ایسے  
بھی سرکش کرتے ہیں جو ان گیریہ  
اور پاکستان لوگوں کی عزمت دعافت  
کر سکتے ہیں ایک اہم بخوبی

مذہبی فضائل کو خواہ جانے نہیں مانوات  
کے لئے دین مجاہدین ای جمعیت  
نعتاً مکدر ہر کوئی سماں اور ایک درسے  
بڑی پڑی سرکش اصول دینیار کے  
بے تھا اخلاق اخلاق ہوتے ہیں اور  
دقائق اور لڑکچہ شائع ہوتا ہے۔ قریب  
بانی سعد احمدیہ مسلمان نے ۱۹۵۹ء  
بس اس فضائل کو خواہ جانے کے  
دائرے اسے ہندہ کی خدمت پیش  
کرنے کے لئے ایک میمروں پرداری  
بوخواہ پرستیں ملکا

اول۔ اگر مکروہ دسرے  
مزہب پر اعزاز ایسی کرنے پڑیا تو  
ہواب دیتے کہ فرورت پیدا ہو۔ تو  
یہ تالون بینا جائے کہ کوئی فرقہ درسے  
ذوقی پر ایسا ملک یا ایسا عزاء مل  
کرنے کا چارہ نہ ہوگا۔ ہوندا اس کے  
اپنے مذہب پر بیک پڑھتا ہے۔ کیونکہ  
یہ بھی ایک پڑھوئی ختنہ دس دلکھے  
کروں گی ایسے اندر وہنی نہیں پڑھا۔  
ڈائیٹ کے بینی دھرے ملکے نہ ہوں  
اور ان کے پیشوایوں پر ایسا عزاء مل کر  
دیتے ہیں۔ عالم اخلاقی اعزاز ایس اکے  
اسے مذہب اور پیشوایوں پر بھی  
پڑھتے ہیں۔

دوسرے۔ یہ کسی فرقہ اسے مذہب  
کی سلسلہ کتب کی ایک جزءت ملائی  
کرے۔ یہاں کے مذہب کی مقصودی  
اوہ بنیاد کی تکہب ہو۔ اور ان بنیادی  
کتب کی ترتیب ہیں مقرر کر دے۔  
اوہ پھر گورنمنٹ کی طرف سے یہ  
پانڈلی مکاری جائے کہ کوئی فرقہ  
درستہ فرقہ کے مذہب پر احتراز  
کرنے وقت ان کتب سے پہنچا  
جائے۔ کیونکہ جو ایسا تھا کہ کشیدگی  
کی ایک بیانی دھری بھی کہ کر کر  
دیا ہے کہ بخوبی کو مذہب کے  
خلاف عکس کی تباہی بنانا یا جائیں  
جائے۔ داشتہار ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۵ء

مگل خود سے کہ معنی کرنا تھا ایسی  
مساوازی کے عدم تھا اور جو ہے  
یہ جو کسی تکلیف کا شیخ گیر کرے۔ اور  
شکریہ میں ایک میسا قائم ہے۔ اور  
المومنین میں میسا قائم کی جگہ ہے  
مشتعل امداد غلیظہ دل کی اندراج صادر  
پر گھنے اعزاز اخلاق کے لئے گئے۔

# حضرت پیر عبداللہ الدین غفاری علیہ اللہ کی فاتحہ

## احبائی جماعت کی طرف سے اظہار تقدیر

کیرنگ را (لیسیہ)

بجدی

جو دعوت احمدیہ کیز نگذشت خون پڑھ  
غفاری اللہ الدین معاویہ کی دعوات کی خبر  
بڑے برع اور انسوس کے ساتھ شنی  
امان اللہ دادا اسلام راجعون خونرست سیچے مارے  
مرحوم و متفقر کی اشراور تریاں ای طوبت  
و شفیقت سے احمدیہ پیغام واقع ہے  
آپ اسلام و محروم کی بیعت کی قاطر ملا دہ  
ملکی فرمات کے والی کو بیان کی طرح ہوا  
دش و پوس قسلدہ کا پرسنر فرقہ ای ایش  
کی خواست دکھتا ہے ادا سیکڑوں دن  
میدان میں پڑھتے ہے جاری ہے وہی  
محکم لکھ کی تاریخ ان دیسیوں کی  
قرائی کو کجھی زار مرشد نہیں کر سکی  
اوہ جن کو خونرست سیچے موندہ علیہ السلام  
کے زمانہ میں خود ملت کا مرقد طالیتی  
حضرت سیٹھ عبد الرحمن صاحب ثواب ملے اللہ  
تحت دروم جن کو ائمۃ طیبینے خونرست  
صلح مولود ایہدہ اللہ تعالیٰ کے فدائ  
یں کوہ کارک دیا یعنی خونرست سیچے عبد اعظم  
الامدادین مردم و متفقر رئیتے دو دن نے  
اینے ماوں کو اشاعت اسلام الدین ہوتی  
دین کی خاطریے دریں قادیاں باداں  
اپنے ۱۱۰۰ تکی کی دادو کیلی مکمل رکھتی  
سے منہ مددوڑا۔

ایسے جانے والے جاؤ اور اپنے  
خدا شر رحمہ کیم کے آتشیں بختی  
لگد پاؤ۔ پورا ہزار رکھتیں۔ پہنچیں اور  
سلام ہوں تم پر کہتے ایسی زندگی کے  
مقصد کو خوب پیغماں اور برائی خوش بلوں  
کے ساتھ اس کو جنمایا  
اس مقدمہ پر خاتم احمدیہ پیر لہلگ  
خونرست سیٹھ عبد الرحمن اللہ الدین صاحب روم  
کے جو دو شفیقین کے ساتھ دامہ ترویت  
کا انجام کرنے ہے اور کافر ہے کہ الٰہ  
تمانے آپ اور صاحب کو خونرست سیچے  
صاحب مرحوم کے فرشتہ تدم پر پڑے  
کی تو یقین دیتے ہوئے میر جمیل عطا  
فرمائے۔ اور خونرست سیچے صاحب  
مرحوم کو اکٹے قرب ناس سے بے دشت  
اندر دھیں کئے ملے مقام جو مکمل  
دے آئیں۔

خاک دے:

سیدہ محمد سے اسلام مسلمان یادا جوہر  
کیرنگ را (لیسیہ)  
(باقی)

بیز فرمایا۔  
(ب) ماسے تمامہ وہ گوچہ زین پرستے  
ہو۔ اور اور سے تمامہ وہ افسانی  
والوں جو شرمنگ اور صلب بیس آبلو  
ہوں جس پورے ندوے کے ساتھ  
اپ کو اس طرف دعوت کرتا  
بڑی کتاب میں پرچم خانہ پیس  
مرفت اسلام ہے۔ اور سیکھا  
بکھر ہے خدا بے بزرگان نے بیان  
کیا ہے اور جیسیکہ وہ عالمی  
زندگی دا لانی اور حلال اور  
تقدس کے تخت پر بیٹھے  
مالا خونرست سیچے مصطفیٰ اعلیٰ  
اللہ علیہ رسالت کے اعلیٰ جس کی عالمی  
زندگی اور پاک ملالا کا عیسیٰ  
یہ فرماتے ہے کہ اُس کی  
پیغمبری اور عبست سے ہمہ  
القدس اور خدا کے مکالمہ اور  
اکامی فشاویں کے انشام  
پاسئے ہیں۔

(ج) درسے یہ بہوت بیج کیان  
کے دھبہ میں دھانیت  
اور طلاقت باطل ایسی یہ روڑ  
بکھر جس کا انتہا ایسی چوڑ  
کیا جائی خدا۔ ..... قرون  
کے ترکوگردہ ان دک تبر قلعے کے  
لے لیا تھا ہمار جس کے بعد ان  
بی قدم بکھیں اور تیکی کے  
خوبیں کرنے کے بعد ایسا ایسا  
بیشکھر جیاں کیں یہ عفن مذا  
کے طبقہ عجمیں بڑی اور بیز  
ایک سال کے اندر پوری بیجی  
ہر باری خوفی ایسے نشان  
ہوں جن سے نہیں کر دئتے

روضت القلوب مک ایڈیشن اول  
(ج) آنحضرت مطہر علیہ وسلم کی رحمانی  
زندگی کو پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ  
”بیں تماں لوگوں کی یقین و دلata  
یوں کہاب انسان کے پیچے  
اٹھے اور اکمل طور پر زندہ  
رسول مت ایک ہے یعنی گجر  
معظمہ ملے اللہ علیہ وسلم۔  
اسی خبرت کے بعد خواستہ  
خوبی کے پیچے نہیں کی  
کو شکھ کر دارہ کارم اور  
آپنے گھر سے مجھ سے یہاں علیا  
زندگی شاست کرائے۔ اگر  
بیس تاریخاً ملکا اپنی کے  
لئے نذر کی بلکہ بھنس۔ گیرتو  
خدا نے مجھے بھجے کہ  
یہ اسی با کام خوبی دیں  
کہ زندگی کتاب میں کہا جو خوبی دیں  
زندگی نہیں۔ اور نذر  
خدا نے مجھے بھجے کہ  
یہ اسی با کام خوبی دیں  
کہ زندگی کتاب میں کہا جو خوبی دیں  
زندگی دین اسلام۔ یہ اور  
زندگی دوسری محمد مسلم اللہ علیہ  
 وسلم ہیں۔ دیکھو یہ انسان  
اور زین کو گواہ کر کے کہتا ہے  
یہاں تک کہیں۔ اور خدا میری  
ایک مدارسے جو کہ مکالمہ ایسا  
اللہ علیہ رسالت کیا گیا ہے اور  
زندگی دوسری محمد مسلم اللہ علیہ  
 وسلم ہیں۔ اسی کے مقابل اسلام نے  
نیسبت جوں بیان کیا جو اعلان کیا ہے  
کہ

وہ فرمیت ہے اسی کے مقابلہ  
یہ آئے کہ اسی کے مقابلہ  
زندگی کے مقابلہ کیا جائے  
کہ مذکورہ باہ شرعاً کا  
ذمہ بھبھے کر کے  
اور خالی کر کے نہیں۔ اور نذری مکوت  
وہ نہیں ہے اور اسی کے  
نشانوں کے چکٹے پر نہیں  
اُس نہیں بیس تاریخہ بیان  
زندگی ہے۔

وہ فرمیت ہے اسی کے مقابلہ  
یہ آئے کہ اسی کے مقابلہ  
زندگی کے مقابلہ کیا جائے  
کہ مذکورہ باہ شرعاً کا  
ذمہ بھبھے کر کے  
اور خالی کر کے نہیں۔ اور نذری مکوت  
وہ نہیں ہے اور اسی کے  
نشانوں کے چکٹے پر نہیں  
اُس نہیں بیس تاریخہ بیان  
زندگی ہے۔

وہ فرمیت ہے اسی کے مقابلہ  
کہ کافی دین اسلام پاپیا ہے  
یہ زندگی کو پیش کیا گیا ہے اور  
زندگی دوسری محمد مسلم رسول ہے  
جس کے ذمہ بھبھے کر کے  
سے دیا ہے اسی کے مقابلہ  
شافع ظاہر ہے اور  
یہ کامات خود پریس اور ہے یہی  
غصب کے پیچے کھوارے ہے  
پس بارک وہ جو ہے پس تیز  
ندیجے سے کھالے ہے  
وہ بھی خود کے مقابلہ

# دین کو دنیا پر مقدم رکھنے عمدہ

بہنچے اس کے گھر کے کاموں کا کہنا بھی نعمان یکوں نہ سوئے

ہے اُن باتوں کا خلصہ پر واد نہیں کرتا۔

اعمدہ کرام : انہی منزل مقصد دہشت آئندے ہے۔ ممثت مالتوں سے عائد  
شامت کرنا ہے کہ جنوں نے اپنے سارے احوال، جانیں فدائی راہ میں دے دیں اور رضی  
الله عنہم و زدن اخون کا مقام حاصل کیا۔ اسی لئے کوئی عرصہ قبل حضرت غوثۃ المیح اذنیں ایدہ  
الٹھیک لئے ایک پروٹ پر زیارت

و جلد سے جلد مددستا فی جامعۃ کی تنظیم یعنی اور اپنے کو تین

چار لاکھ روپے سالانہ نکلے جائیں اور دو ہیں سال انکھیں چھار

جوہریں بیکت اس لاکھ سالانہ کا تھا اس نکھیں پہنچیں۔ بہاں انکھیں

کچھ روزہ احمدیہ اوسکوں اور کام تا دیاں جس باتیں اور اپنی

کامیابیوں پر ایک پر زیارت

باد رکھتا پاٹیجے کو انتشار اور ایکش کے دور والی جامعۃ کو شہاد کرنے والی کوشش

کے لئے پیش کیے جانے کا خلاصہ کی تیرہ سو سو سو کے مطابق نیمیاں اسیں تدبیات کی خوشخبری  
پورتیں۔ سچھرداری سے کوئی مسوں کی جماعت صبر و استغفار اور ثابت تذوق کے ساتھ

ایک تراویحیں ٹھاپٹھاکریں کر قبولی جائے۔  
پس مزدورت سے کہ اصحاب جماعت مربودہ اسلام کے درمیں صبر و انسانی کام علی نہیں  
پیش کر سوچے اپنے ایک داریوں کو کھیس اور بیخی میں دین کو دینا پر مقدم رکھے  
کے مدد سوت کو پورا کریں۔

اسی خوشی مزورت سے اس امر کی کرم اپنے اندر ایک نیا روح ایک نیا جو ش اور نیا  
نرم پیدا کر کے اپنی جماعت کے ہر زکر و منکر کی تاریکی جماعت میں کوئی ایک فرد بھی یہ  
رہے جو نہ اندھے سترخ بے تاریخ بے ایجاد اور سو۔ چنانچہ اسی سال مذہب ملینہ  
الیخ انشان ایکہ اللہ تعالیٰ کے تائید آئیں مسنا داروں کے نیمان میں فریاد کر

و جہاں نکھیں ایک نکھیں پار کریں۔

ان نہ اندھوں کا ہے جو سلسلہ میں خالی ہوئے کے بوجو

اخلاں کی کمی کی وجہ سے اسی ترکیوں میں حصہ پہنچ لیتے

اسی طرح وہ لوگ پورا مقدمہ شرخ کے مطابق چندہ نہیں

دیتے یا بیانوں کا اد ایک میں مستقیم کام پہنچیں اس کی

غفلت یعنی سلسلہ کے لئے نعمان کا مرجب بن رہی ہے

پس میں تمام اصراء اور سیکڑ پان جماعت کو توبہ والانہوں

کے اہمیں اور عالمی ارزیخانی اعلیٰ کے ساتھ نہ اہمیں

اور اس شرخ سے کم چندہ دیتے والوں کے بارے میں اپنی

ذمہ داری کھینچ پا گی۔ تاکہ ان میں بھی تسری باری کا جذبہ

پسیدا اہمودر دہ بگی اپنے دوسرے بجا ٹھوں کے

دوش بدوش اسلام کو دیا کے کناروں نکھلے پھانے

کے ثواب میں شریک ہو سکیں۔

بہذا جلد اصحاب جماعت، احمد بیدار اور مسلمین کی خدمت میں درخواست

ہے کہ اسی امور کے بارے میں ہمیں ذمہ دار یوں کو پیش نظر کر کر ان کی کامیابی

11 میں کی کوشش کے لئے گوشہ بولوں تاکہ بھساڑا عملی مزور اس جماعت سے بھی مباری

ہو جائے۔ اور مم خدا تعالیٰ کو رضا حاصل کرنے دائے ہیں۔

انہوں تعالیٰ جلد اصحاب کو اس کی توشیح دے۔ آئی۔

ناظر سیت المسال تا دیاں

## یوم مصلحت المیح کی مبارک تقریب پر مختلف مقاصد میں کامیاب ہے

۱۰۔ زور ہو کے سارے تاریخی مکانیں مصلحت میں کوئی کشف نہیں ہوں بلکہ ایمان اور تقدیر اور حبلوں کی افتخار کی

پوری میں مختلف مکانیں کی طرف سے مودہ ہوئیں ہر قبیل میں عین قبیل میں خدا شاہزادی کی منہ ہے جو ہو کر میں

سچھر دیانت سے بھر جو حسب ذیل جو مختوں کی طرف سے ایسے کامیاب بلے منقوص کر کے اعلیٰ درجہ ملے

ہوئی ہے جو جمیں کو کچھ کافی ایسی تحریک کر جو اسی کامیابی کی بنا پر کوئی

جماعت احمدیہ بعدہ کو جو ملکیت ہے کا تاریخ، وہ تو کل تفصیل رج انبان میں کیا ہے۔

جماعت پر درستگاہ، جماعت احمدیہ کی تاریخ، جماعت احمدیہ کی تاریخ

بیعت کے وقت ہر احمدیہ عہد کرتا ہے کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

اس کے بعد احمدیہ کا فرض ادا یوں ہوتا ہے کہ اس عہد کا آخری دم تک سرچھت سے  
پورا کر سے کی سمجھ کرے۔ تینیں نہیں ایسی آہل لازمی چند جات کی پوریں کو کوئی بخیں

سے عالم موت ناتا ہے راسی پوریں لا کو شوارہ بدر مورخ ۱۵ جمادی ثانی کو دیا گیا۔

کہ بہت سی جامعۃ کے حساب نے مالی زخم و اربیوں کی اد ایکی کی طرف کا خلق توجہ

بھیں کی۔ اور ایسے عجیب بخت کو سے نہ کوئی کو تذریز سے تو اسی کے لئے کام میا ہے

میں کوئی نتیجہ ہے کہ اس زاد جماعت کے تباہی کی وجہ سے۔ سرکر کی آمد کی وجہ سے زیاد بار

ہے۔ اور ام و مزدی کا مورد مسکلہ کی سریعہ میں تاخیر پار کاروڑ کا خدا

تھے۔ سیدنا مفتی سیم سو عوامیہ اسلام سے مالی خسارہ داریوں کی اد ایکی کی اہمیت

تھے بارہ میں تاکید کرتے ہے زیادا کہ

"زینیں آج تک کوں سا سلسلہ ہٹا سے بخوبی دنیوی

حیثیت سے بھی دنیا دینی سے بخیاں کے پل مکا ہے۔ دنیا

یہ ہر ایک کام اس لئے کہ یہ عالم اس باب پر۔

اس باب سے کی ملایا جاتا ہے۔ میں قدر تکیل اور

وک ہے وہ شفیع پلے سے خارج ہنس کر سکتا

بیس تھیں سے سرایک کو جو حاضر پاٹا ناٹتے تاکید

کرتا ہوں کو اپنے بھائیوں کو پہنچے ہے خرد اور اس اور

سرایک کو جو رجھائی کو جنہے سے خرد اور اس اور

ٹھاٹھا نہ کرے کہا ہے۔

اگر تیا دا اسی اس لئے اد ایکی چند جات میں تباہی کے لئے میرزا عزیز

ایسا کارنے سے اس کے اموال میں کم اجاتے گے تو ان کا آگاہی کے لئے میرزا عزیز

سچھر عوامیہ اسلام کا ارشاد درج کیا تھا میں سے کام بیتے ہیں کہ

"اگر کوئی نہیں میں سے خارج ہے کہ اس کی راہ میں

وال خرچ کرے گا تو میں یعنی رکھا ہوں کہ اس کے مالیں بھی

درستگوں کی نیت نہاد بکت دی جائے گی۔ کبھی بخیاں مال خود

بکھر دیں ہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے بخشش خدا کے

لئے جن معاہد جو ہے دنورا سے پائے گا کوئی خوش

مال سے بخت کرے خداک راہ میں میں نہ دنیاں بخانہیں لاتا جاؤ

بخارا لال چاہیے تو وہ مفرور اس مال کو کھسے گا۔

یہ بھی حکم ہے کہ اصحاب اپنی ناقی یا خانی خلیفہ رکورڈیات کی بخیاں پر اس کی وجہ

رہے کہے ہوں۔ اور اس رہے کے جنی جات کے بخیاں دار ہوں۔

میں اسی صورت کو جو دنورت کو مال کی ضرورت سے اسرا جماب

کو ریڈا میں فریادات کے لئے ہیں۔ تو مقدمہ کس کی ضرورت کو رکھا جانا چاہیے؟ یہ میرزا

کو ریڈا میں فریاد کوہ ہے اس کا جواب عہد بیعت میں ہے کہ وہ سارا جو عدیہ کیا کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

پھر اسی بارے میں حضرت خلیفہ ایمان ایسا کے ساتھ گلی پر رہتے ہیں

"اے ان کو فرموں تو میں نہیں اس کے ساتھ گلی پر رہتے ہیں

یہکیں ایمان کی ملامت یہ ہوئی ہے کہ مسکلہ کے کاموں کو

انفرادی کاموں پر مقدمہ سمجھا جاتے ہیں۔ ...

مسلاحت تو یہ ہری ہے کہ مامیں ہے میں ہی حقیقی مزدروں کی

ضد میں پیش ہو رہا اسے دینی خدمت کے مقابلہ میں ہی سچھر

ہے۔ اور اپنی مزدروں کیاتوں کی مزدروں یا خلیفہ رکورڈیات کوستہ

ہے۔ پس عوامیہ خدا میں مفرور یا خلیفہ رکورڈیات دیکھ کر

کاموں کو دنیا پر مقدمہ رکھتا ہے اور دین کے کام کو

سریع میں دینے کے لئے اس کیتھی ہی تکمیل کیوں نہ

# خبر سی

سرکار کو نہ سوار اور دیگر صورتیں سے کریا  
گیا

تھی اپنی ۱۲ رابریج - داؤٹ ہاؤس  
امریکی کے استنشاف پر بیس سینکڑی  
مرکل گلوٹن نے جو شرمنی کینہ بیزی کے ساتھ  
دورہ کر رہے ہیں ایک بیان میں یہ کہ خرمنی  
کینہ بیزی کی دلیل یہ آئور پرداخت اور حادثت  
ڈھی ساتھ بھی ہے یہیہ بھیہ دستاف حورتون  
کے بیانی سی زیر دمات ایران کے دیوبیو

پہنچہ ہر سے پہنچہ ای مٹا چڑھی ہے۔

تھی اپنی ۱۲ رابریج - ۱۹۸۳ء تک بدشان  
کی اتفاقی مالکت کیسے ہرگز اپنے کاڈ کو  
ایک اعلان بھی کیا گیا ہے جو غسل کو فصل  
آتے اپنے لیکار کو فرنک رسیر پر نہ تیر  
کیا ہے۔ اس میں کامیابی کو اس دست

بندہ مستان جی سے کامیابی کو اس دست  
ہر پریور اکے پاس بھل کا بکھرنا گا۔ اور  
سرو دیز نیچہ کی خود کے سکھلے با میکل ہرگز

ٹھوکنے سے بھی کامیابی ۱۹۸۳ء پر نہ  
لٹکتی ہے۔ اسی کامیابی سے کامیابی کی  
ریٹریکٹر کو کچھ دھوکہ دھوکے کی طبقے

تھی اپنی ۹۱۷۶ء پر ہر سب سے کمی  
اڑکنہ دیز نیچہ کی خود کے دھوکے کی طبقے  
نڈا کل پیدا اور ۵ کو درجہ تین کا پھوپھو  
بانتے گی اور پیدا ادار کے مختلف سکریٹریوں

جو سب سے زیادہ سی اور اسی دھنیتی کو  
قیمت کا اس دقت جو اتنا ترقی کے نہ  
لگے ۱۹۸۴ء میں نہیں رہے گا۔ میر ۱۹۸۴ء

ارب دوائی تازان ہو جائے گا۔ یعنی اکتوبر  
تک جو سونگھی با پوری ایجادیں یعنی اکتوبر

یعنی سیاسی استحکام اور زریعہ اجتماعی کی  
قیمتیں کام استحکام۔ کہ فی کامیابی میں

ہرگز - زینت اصلاحات کا لفڑاڈ اور اتفاقی  
ترقی کی سترچ سنتھتی ترقی کی قیمت سنتھتی  
ہوگا۔

سینے دیا ہے اور رابریج - آئنہ سرا کی قی  
وزارت نے من کے علیحدہ شرمنی خرمنی پھر کیا  
سابق دور کا ٹکنکیسی یہ اتنی بیسی سیف سے پی  
ملف ملا جائے کہ ہم آئندھا کے گورنر شرمنی

چکوں پارہ ہیں ادا کی۔ وزارت ہم اک  
سرد و دیر ہشتمی ہی۔ دس سینکڑتھٹ  
ہیں۔ اور یہ مایہ شرمنی کے نہیں  
بیس شرمنی پی پتند ویڈی اور میرے  
چھ چھی تالی پورے سیم کے بعد گاڑنے

بندہ کو اسی سے قاٹیں گے۔

بینکش کر جائے۔ بیکس پاکستان  
نے اس پیٹکش کا مدنہ دی اور طالب  
جو اب نہیں دیا۔

ٹھنڈی گلہڑ ۱۲ امریکی پنجاب کی

نئی مددارست کو حلقت دناداری دلانے

کی مکملیت ۱۰ ٹھنڈی بجنون میں ادا کی

گئی۔ ایک اور راجہیہ شرمنی اور جن

سرو ہر ڈپیٹی مٹرولٹ علی کے شہ باتے

سے مددارست کے ایمان کی تقدیم۔

ٹھنڈی ایکسپریس ۱۸۸۶ء میڈہ واروں کو ٹھنڈے مدت

دالات ہی۔

گورنر ایکسپریس - حرب اپنے گورنر ایکسپریس

بیس ٹھنڈی گئی ہے۔ اب مددارست میں

۱۰ میڈی ۶ ۱۰ ۰۵ء میڈی دادیاں میں

اور ایک پار میڈی سرکٹی میڈی شہ ٹھنڈے

تعلقات خاص کی ڈرامیک پارٹی کی حکم

پار میڈی ملادہ شرمنی سیزد را دی کو گیا

پار میڈی ملادہ شرمنی دھکانی۔ شرمنی دیہ دھو شی

لٹھ۔ یہ اس ساہمے اس بھت ایک ایمنسٹ

پروڈشن ڈال۔

تھا اپنی ۱۲ امریکی پارٹی - راشرپیٹ ڈاکٹر

راجہدہ پر شاد نے اپنے پارٹی میڈی کی

۱۰ دفعہ ڈھنڈ کے شہر کے جلاس

بیس جاہش دیتے ہوئے گھنامن کیا کہ

بندہ مستان نے پس کو ٹھنڈے کردہ اپنی

بارہ دن براہ پیٹ میں ترک کر رہے اور اپنی

کامیابی کے سفر رکھ رکھ رکھ رکھ رکھ رکھ

دہ قوانین کے درمیان ایک سے

سماں بہ کے سے گفت و شہر کے رکھ رکھ

پے۔ اسی اپنے ٹھنڈے ایک ایجاد

کیکن جھٹا۔ پاپ کے ہائی اڈہ پر

پورے شہر سیجان اور مہنگا درستہ اور استقبال

کیا کہ ان کا ہر ڈھنڈی سیچنکی کو کہے کہ بت

کے محتلہ مہنگہ مستان اور پاکستان

کے ۱۱۲ کے مہا پہ کیا

لے۔ مہا پہ - ٹک لے جائے۔ اس مہا پہ کی

پیٹہت ہرہ شرمنی دیے کشمپی پہنچات

شرمنی اور کامن میڈی دزیر دنایا شرمنی

کرشت منی ہاڑی کے پریتہ اس کے کرش

مہا پہ کے نے گفت و شہر دشینہ شرمنی

کو پائے چون اپنی حملہ اکار و دیگن

دک کر رہے اور اپنی کامن کا ماحول کیا کہ

بندہ مستان اور پاکستان کے تعلقات

کا ذکر کر رہے راشرپیٹ کے سماں کا

ہنر اسٹھی کے راستہ آئی بھی پھر دیگر نے

گھرستہ پیش کیا۔ بیکھی ان کا قفارت

سے معاہدو پر مستعد کرنے کو بڑے بار

۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔

صلاقت احمدیت کیلئے!

نماہم کو چلئے

کارڈ آئنے بر

مفت

عبداللہ الدین ساند اباد کن

گھنامن کو پوڈیں اور سوتی ہے۔ گھنامن دا ۱۲  
کی ۵۷ سوتی ہے۔ گھنامن کا مام کری بھی ہے۔

فروری کے آنکھ سرکاری نے غلطی سے  
۱۹۸۲ء میں پاول غیبی کے نام

اعالمی ہاتھ نہ کوڑھتے کئے۔ ایسا ہائیکم

اپنے ۲۰۰۶ء میڈہ داروں سے ۱۰۰۰۰  
دھی ریا۔ ۱۹۸۹ء میڈہ داروں کو ٹھنڈے مدت

گھوڑے کی میں

کافی ڈھنڈ سر پر ڈھنڈے ہے۔

لیکن کامن کو ڈھنڈے ہے۔ اسی کامن

کے نتیجے ۲۰۰۵ء میڈہ پر ٹھنڈیں  
کوئی نہیں کھلے چکے۔ کامن کو ڈھنڈے ہے۔

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

کامن کے ڈھنڈے کے لئے ہر جو پیش ہے

# وَأَذْكُرْ لِهُنَّا شَرِيفْ

بلیغی دہ لکھ بچھیں میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے آج تک نہ نہیں کیے دیں  
قریب باتاں کرت اور اب نہیں مصنفین تک نام عفو نظر کئے گئے میں  
بیزار میں جو جو کتب قادیانی سے آپنے ہاتھ کا فرشتیں  
امارہ قتل - ڈیستسٹ - ایسی میں کوئی نہ رکھتے دیہ  
دار دادت پیش بھری - فلکیں جو کہ نہ اور  
۸۰ - ۸۰ - ۸۰ - ۸۰ - ۸۰ - ۸۰ - ۸۰ - ۸۰ - ۸۰ - ۸۰ -